مکتبة بیت السلام - الریاض

فہرست

نمبر شمار	اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نام ابواب	صفحہ نمبر
1	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	11
2	إِصْطَلاَحَاتُ الْحَدِيْثِ	اصطلاحاتِ حدیث	41
3	تَعْرِيْفُ الشَّفَاعَةِ	شفاعت کی تعریف	42
4	أَلشَّفَاعَةُ حَقٌّ	شفاعت برحق ہے	44
5	أَلْعَقِيْدَةُ الشِّرْكِيَّةُ فِى الشَّفَاعَةِ	شفاعت کا مشرکانہ عقیدہ	45
6	إِبْطَالُ الْعَقِيْدَةِ الشِّرْكِيَّةِ	شفاعت کے مشرکانہ عقیدہ کا ابطال	47
7	أَلْعَقِيْدَةُ الصَّحِيْحَةُ فِى الشَّفَاعَةِ	شفاعت کا صحیح عقیدہ	53
8	أَلشَّفَاعَةُ وَالْمَلٰئِكَةُ	شفاعت اور فرشتے	56
9	أَلشَّفَاعَةُ وَالْأَنْبِيَاءُ	شفاعت اور انبیاء	58
10	شُرُوْطُ قُبُوْلِ الشَّفَاعَةِ	قبولیت شفاعت کی شرائط	60
11	أَلشَّافِعُوْنَ	شفاعت کرنے والے	69
12	أَلْاَعْمَالُ الْمُوْجِبَةُ لِلشَّفَاعَةِ	حصولِ شفاعت والے اعمال	75
13	أَلْمَحْرُوْمُوْنَ مِنَ الشَّفَاعَةِ	محرومِ شفاعت	78
14	مَنْ هُوَ الْمَأْذُوْنُ لِلشَّفَاعَةِ؟	شفاعت کی اجازت کسے ملے گی؟	79
15	إِخْتِيَارُ الشَّفَاعَةِ لِاُمَّتِهٖ عَلٰى دُخُوْلِ الْجَنَّةِ	امت کے لئے جنت میں داخلہ کی بجائے شفاعت کا انتخاب	81

نمبر شمار	اَسْمَاءُ الْاَبْوَاب	نام ابواب	صفحہ نمبر
16	أَلْمُقَامُ الْمَحْمُوْدُ	مقامِ محمود	83
17	أَنْوَاعُ الشَّفَاعَةِ	شفاعت کی اقسام	85
	◎أَلشَّفَاعَةُ الْكُبْرٰى	شفاعتِ کبریٰ یا شفاعت عظمیٰ	86
	◎أَلشَّفَاعَةُ لِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ	جنت میں داخلہ کی سفارش	89
	◎أَلشَّفَاعَةُ لِاَصْحَابِ الْاَعْرَافِ	اصحابِ اعراف کے لئے سفارش	91
	◎أَلشَّفَاعَةُ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ	کبیرہ گناہ کے مرتکب افراد کے لئے سفارش	91
	◎أَلشَّفَاعَةُ لِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ فِى الْجَنَّةِ	جنت میں بلندیٔ درجات کے لئے سفارش	94
	◎أَلشَّفَاعَةُ لِتَخْفِيْفِ الْعَذَابِ فِى النَّارِ	جہنم میں تخفیفِ عذاب کے لئے سفارش	96
18	شَفَاعَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ	اللہ عزوجل کی (اپنی ذات سے) شفاعت	97
19	أَلشَّفَاعَةُ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ فِى الدُّنْيَا	حضرت محمد ﷺ کی دنیا میں اپنی امت کے لئے سفارش	100
20	أَلشَّفَاعَةُ وَ حَسْرَةُ الْكٰفِرِيْنَ	شفاعت اور کافروں کے لئے حسرت	102

فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ؟

ہے کوئی نصیحت لینے والا؟

جس روز

- ◎ آسمان پھٹ جائے گا۔(1:82)
- ◎ چاند بے نور ہو جائے گا۔(8:75)
- ◎ ستارے بکھر جائیں گے۔(2:82)
- ◎ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔(6:56)
- ◎ قبریں کھول دی جائیں گی۔(4:82)
- ◎ لوگ بکھرے پتنگوں کی طرح ہوں گے۔(4:101)
- ◎ دل کانپ رہے ہوں گے۔(8:79)
- ◎ دیدے پتھرا جائیں گے۔(7:75)
- ◎ کلیجے منہ کو آ رہے ہوں گے۔(18:40)
- ◎ چہرے خوف زدہ ہوں گے۔(2:88)
- ◎ سورج ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا۔(مسلم)

◎ لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے۔ (مسلم)

◎ اللہ تعالیٰ اس قدر غصہ میں ہوں گے کہ اس سے پہلے کبھی ہوئے نہ بعد میں ہوں گے۔ (بخاری ومسلم)

◎ کبار انبیاء کرام تک اپنی اپنی جان کی امان طلب کر رہے ہوں گے۔ (بخاری ومسلم)

◎ لوگ شفاعت کی تلاش میں نکلیں گے۔ (بخاری ومسلم)

◎ حضرت آدم علیہ السلام انکار کردیں گے، حضرت نوح علیہ السلام انکار کردیں گے، حضرت ابراہیم علیہ السلام انکار کردیں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام انکار کردیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی انکار کردیں گے۔

تب............!

◎ ہمارے مکرم رسول ﷺ، ہمارے اکرم رسول ﷺ، ہمارے کریم رسول ﷺ، ہمارے رحمت رسول ﷺ، ہمارے شاہد رسول ﷺ، ہمارے مبشّر رسول ﷺ، ہمارے نذیر رسول ﷺ، ہمارے محسن رسول ﷺ، ہمارے ہادی رسول ﷺ، ہمارے شفیع رسول ﷺ، ہمارے مشفَّع رسول ﷺ، سید الانبیاء ﷺ، خطیب الانبیاء ﷺ، شفیع الانبیاء ﷺ، صاحبِ کوثر ﷺ، صاحب مقامِ محمود ﷺ، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ احمد مجتبیٰ ﷺ آگے بڑھیں گے اور فرمائیں گے ......انا لھا......آج میں ہی شفاعت کا اہل ہوں!

◎ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذنِ شفاعت کے لئے عرشِ الٰہی کے نیچے سجدہ میں گر پڑیں گے جب تک اللہ چاہے گا۔ (بخاری و مسلم)

◎ سجدے میں حمد وثناء بیان کریں گے جب تک اللہ چاہے گا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ (بخاری و مسلم)

◎ جب اذنِ شفاعت ملے گا تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سنی جائی گی اور قبول کی جائے گی۔ (بخاری و مسلم)

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارِكًا فِيْهِ
كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَ يَرْضٰى

پس......اے ایمان والو!

اے بصیرت اور بصارت رکھنے والو!

اے دانا اور بینا لوگو!

ذرا غور کرو اور سوچو!

اس روز نجـــــات کے لئے!

◎ شفیع اور مشفع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل کرنا اچھا ہے یا خودساختہ سفارشیوں کی سفارش کرانا اچھا ہے؟

أَفَـــلاَ تَـعْـقِـــــــلُوْنَ ؟

کیا تم عقل سے کام نہ لوگے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سعی مشکور

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنِ وَالصَّلاَةُ وَ السَّلاَمُ عَلٰى عَبْدِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ مَنِ اهْتَدٰى بِهَدْيِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اَمَّا بَعْدُ !﴾

جب اسلام کی دعوت کا آغاز ہوا تو اس سے وابستہ ہونے والوں، اور اس پر ایمان لانے والوں کے لئے صرف یہی ایک راستہ تھا کہ اس کے داعی محمد ﷺ سے جو کچھ ملے، اسے لے لیں اور جس سے وہ روکیں اس سے باز آجائیں۔ آگے چل کر جب آپ ﷺ کے کام میں کچھ وسعت آئی تو اِس اُصول کی بار بار اور مختلف انداز سے تلقین کی گئی۔ فرمایا گیا ﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لاَ تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ ﴾ ''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو۔'' (سورہ محمد، آیت 33) جب تک اُمت اس اصل پر قائم رہی خیر وفلاح اس کے قدم چومتے رہے لیکن امت میں مزید وسعت آئی تو عقل پسندوں کے کئی گروہ پیدا ہوئے، جنہوں نے عقائد واحکام اور اصول و فروع کو اپنی عقلوں سے ناپنا اور اُمت میں اپنے حلقے بنانا شروع کیا تو نتیجہ یہ ہوا کہ امت پستی کے غار میں گرنے لگی۔ امام مالک رحمہ اللہ نے اس کا بہت ہی خوب علاج تجویز کیا تھا۔ فرمایا تھا

﴿لَنْ يُّصلِحَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلاَّ بِمَا صَلُحَ اَوَّلُهَا﴾ اس امت کا آخر اسی چیز سے درست ہوگا جس سے اس کا اول درست ہوا۔یعنی خالص اتباع کتاب وسنت سے۔افسوس ہے کہ آج امت پر عقلائیت کی وہی بادسموم چل پڑی ہے اور امت پھر اسی پستی وادبار کی طرف جارہی ہے اور اس کا علاج وہی ہے جو امام مالک رحمہ اللہ نے تجویز فرمایا تھا۔

خوشی کی بات ہے کہ ملک سعود یونیورسٹی،ریاض کے استاد محمد اقبال کیلانی ایک دین پسند فاضل ہیں اور شروع ہی سے دینی تحریکات سے وابستہ اور ان کے زیر سایہ کام کرتے رہے ہیں۔ اس کام کے نتیجے میں ان پر یہ عقدہ کھلا کہ امت کی اصلاح کا اصل کام یہ ہے کہ اسے خالص کتاب وسنت کی تعلیمات سے وابستہ کیا جائے اور اِدھر اُدھر کے خیالات اور فلسفیانہ اور عقلی موشگافیوں میں اسے الجھایا اور بتلانہ کیا جائے۔

چنانچہ انہوں نے اس کام کی انجام دہی کا بیڑا اٹھایا اور عامۃ الناس کے روزمرہ کے مسائل کے تعلق سے خالص کتاب وسنت سے معلومات جمع کرنی اور ترتیب دینی شروع کیں۔ چنانچہ دیکھتے دیکھتے کئی کتابیں تیار ہوگئیں۔نوجوانوں اور طالبان ہدایت کے لئے ایک خالص اور جامع دینی کورس تیار ہوگیا۔

مولف نے تفہیم السنۃ میں مسائل واحکام کی دریافت اور ان کے حل کے لئے جو منہج (طریقہ) اختیار کیا ہے کوئی شبہ نہیں کہ یہ وہ واحد منہج ہے جس سے اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں اور جو بالکل بے خطا ہے۔یہ ممکن ہے کہ بعض مسائل کی تحقیق میں موصوف کی نگاہ متعدد روایات میں سے کسی ایک ہی روایت تک محدود رہ گئی ہو اور اس طرح انہوں نے جو نتیجہ اخذ کیا ہو، اس سے اختلاف کیا جاسکے،لیکن ان کے منہج کی سلامتی اور درستگی سے اختلاف اور اس میں شک نہیں کیا جاسکتا۔اس لئے ان کی کتابوں سے تقریباً کامل اطمینان کے ساتھ استفادہ کیا جاسکتا ہے

اوران پر مکمل اعتماد بھی کیا جا سکتا ہے۔

اللہ کا کرم ہے کہ مولانا کیلانی کی ان تالیفات سے نوجوانوں کی پوری ایک جماعت کو ہدایت و رہنمائی حاصل ہو رہی ہے اور وہ سنتِ رسول ﷺ کو بیان کرنے والی ان کتابوں کو پا کر نہایت ہی مطمئن اور مسرور ہیں۔ اللہ اس سرور کو یوم قیامت میں بھی قائم و باقی رکھے اور مولف اور مستفیدین کو جزائے خیر سے شادکام کرے۔ آمین!

صفی الرحمن مبارکپوری

20 صفر 1421ھ

◎◎◎

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْاَمِيْنِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ، اَمَّا بَعْدُ !

شفاعت کا مصدر "شَـــفْـــعٌ" ہے جس کا مطلب ہے ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملانا اور جوڑنا (جفت) بنانا۔[1] شفاعت کا مطلب ہے کسی کمزور آدمی کی مدد کے لئے کسی بڑے آدمی کا ساتھ مل جانا یا دوسرے لفظوں میں سفارش کرنا، سفارش میں سفارش کرنے والا چونکہ حاجت مند کا جوڑ بن جاتا ہے اس لئے اسے عربی میں "شَفِيْعٌ" کہتے ہیں اور جس کے لئے سفارش کی جائے اسے "مَشْفُوْعٌ" کہتے ہیں۔ شرع میں قیامت کے روز کسی گنہگار آدمی کی مغفرت اور بخشش کے لئے فرشتہ، نبی یا ولی کی اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کو شفاعت کہتے ہیں۔ سفارش کی ابتداء رسول اکرم ﷺ کی شفاعت سے ہوگی۔ آپ ﷺ کی اس ابتدائی شفاعت کو شفاعت کبریٰ یا شفاعتِ عظمیٰ کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کی شفاعت عظمیٰ کے بعد دیگر انبیاء، صلحا اور اولیاء کی سفارشات شروع ہوں گی۔

شفاعت کے بارے میں ہمارے ہاں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں جن کی اصلاح بہت ضروری ہے عام طور پر شفاعت کا تصور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے اور محبوب بندوں کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا اثر و رسوخ ہے ان کی ہر بات مانی جاتی ہے لہٰذا اگر ہم کسی صالح اور ولی اللہ کے دامن سے وابستہ ہو جائیں اور اسے راضی کر لیں تو وہ قیامت کے روز ہماری سفارش کر کے ہمیں ضرور بخشوا لے گا اور ہم جنت میں داخل

[1] قرآن مجید کی آیت ہے ﴿وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ○﴾ "قسم ہے جفت (راتوں کی) اور طاق (راتوں کی)" (3:89)

ہو جائیں گے۔

غور کیا جائے تو اس عقیدے کے نتیجے میں شفاعت کا امیدوار درج ذیل کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے۔

① اللہ تعالیٰ کے لئے دنیا کی مثالیں گھڑنے لگتا ہے۔ مثلاً یہ سمجھنا کہ دنیا میں افسران بالا تک رسائی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک وسیلہ نہ ہو لہٰذا اللہ تعالیٰ تک رسائی کے لئے بھی وسیلہ ضروری ہے اور یوں اللہ تعالیٰ کی صفات اور قدرتوں کو انسان کی صفات اور قدرت کے برابر سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے۔

② شفاعت کا امیدوار از خود یہ طے کر لیتا ہے کہ فلاں بزرگ یا ولی اللہ شفاعت کے منصب پر فائز ہے حالانکہ اس بات کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں کہ شفاعت کا اذن کسے ملے گا کسے نہیں ملے گا۔

③ شفاعت کا امیدوار بخشش اور مغفرت کے لئے از خود ساختہ شفیع پر ویسا ہی توکل کرنے لگتا ہے جیسا توکل اللہ پر کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے بے پروا ہو جاتا ہے۔

④ نماز، روزہ، تلاوت، تہجد، صدقہ اور خیرات وغیرہ کر کے اللہ کو راضی کرنے کے بجائے شفاعت کا امیدوار اپنے خود ساختہ شفیع کے نام کی نذر نیاز اور چڑھاوے منتیں مان کر اسے راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے اگر وہ فوت ہو چکا ہو تو اس کی قبر پر چراغاں کرنے، پھولوں کی چادریں چڑھانے، عرس لگانے، دھاگے باندھنے، غسل دینے، مجاوری کرنے سے وہ یہ سمجھتا ہے کہ اسے راضی کر کے یقیناً وہ اس کی سفارش کا مستحق ہو جائے گا۔

⑤ شفاعت کا امیدوار اپنے خود ساختہ شفیع کو جب آخرت میں اپنا کارساز تسلیم کر لیتا ہے تو پھر دنیاوی معاملات میں بھی اس پر بھروسہ کرنے لگتا ہے اور یوں دنیا میں بھی مصائب اور مشکلات میں اسے اپنا مشکل کشا اور حاجت روا سمجھنے لگتا ہے اور ویسی ہی دعا اور فریاد اپنے خود ساختہ شفیع سے کرنے لگتا ہے جیسی اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہئے۔ مثلاً یا علی مدد، یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ، یا ظل الہ شیخ عبدالقادر، امداد کُن امداد کُن یا شیخ عبدالقادرا، یا غوث الاعظم، مدد کن یا معین الدین چشتی، یا بہاء الحق بیڑا دھک وغیرہ

⑥ آخرت میں اپنے خود ساختہ شفیع اور سفارشی کو دنیا میں اپنا حاجت روا اور مشکل کشا تسلیم کر لینے کے بعد وہ اس کی ناراضی سے اسی طرح بچنے کی کوشش کرتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی ناراضی سے بچنا چاہئے۔
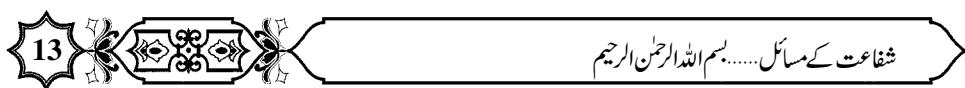
اپنے شفیع اور سفارشی سے اسی طرح ڈرنے لگتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے ۔ یاد رہے کہ ماورائے اسباب کسی کا خوف اور ڈر بھی عبادت میں شامل ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے لائق ہے۔

⑦ جو عظمت ، کبریائی اور جلال اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہونا چاہئے وہی عظمت ، کبریائی اور جلال شفاعت کا امیدوار اپنے خودساختہ شفیع کے لئے محسوس کرنے لگتا ہے۔

⑧ جس طرح انسان کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نظر کرم اور لطف و احسان کا محتاج رہنا چاہئے مشفوع اسی طرح اپنے آپ کو خودساختہ شفیع کی نظر کرم اور لطف و احسان کا محتاج سمجھنے لگتا ہے۔

⑨ خودساختہ شفیع کو اللہ تعالیٰ کی تمام صفات سے متصف کرنے کے بعد انسان اسے اللہ تعالیٰ کی جگہ اپنے سارے معاملات کا کارِ مختار سمجھنے لگتا ہے۔

⑩ اللہ تعالیٰ سے بے پرواہ اور بے خوف ہونے کے بعد عملی زندگی میں انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں کرتا اور یہ سمجھتا ہے کہ تمام ناجائز اور حرام کام مثلاً رشوت ،سود، جوا، شراب، زنا،غصب، دھوکہ اور فریب وغیرہ کرنے کے بعد سال بھر میں ایک بار ''حضرت صاحب'' کے آستانہ عالیہ پر گرانقدر نذرانہ پیش کردینے سے گزشتہ سارے گناہ معاف ہوجائیں گے۔

قارئین کرام ! غور فرمایئے عقیدۂ شفاعت کا غلط تصور قدم قدم پر آدمی کے لئے کس طرح شرکِ اکبر اور گمراہی کے دروازے کھول دیتا ہے اور انسان بے دھڑک اس راستے پر بڑھتا چلا جاتا ہے۔ شفاعت کا یہی وہ تصور ہے جس کے بارے میں قرآن مجید نے بار بار خبردار کیا ہے کہ قیامت کے روز ایسی شفاعت ہرگز قبول نہیں ہوگی ۔ چند آیات ملاحظہ ہوں۔

① ﴿ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ ﴾ (123:2)

''اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی شخص کسی دوسرے کے کام نہیں آئے گا اور نہ کسی کے حق میں کسی کی سفارش فائدہ دے گی نہ ہی کسی سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی یہ لوگ مدد کئے جائیں گے۔''

(سورہ البقرہ، آیت 123)

② ﴿ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَاءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ

اللّٰہِ﴾ (18:10)

''یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔'' (سورہ یونس، آیت نمبر 18)

③ ﴿ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ شُفَعَآءَ قُلْ اَوَلَوْ کَانُوْا لاَ یَمْلِکُوْنَ شَیْئًا وَّ لاَ یَعْقِلُوْنَ ○ قُلْ لِّلّٰہِ الشَّفَاعَۃُ جَمِیْعًا ○﴾(44-43:39)

''کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا کوئی اور سفارشی بنا رکھے ہیں کہو اگر چہ وہ کسی چیز کا اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ ہی کچھ سمجھتے ہوں کہ شفاعت کا اختیار تو سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔'' (سورہ زمر، آیت 43-44)

یہ ہے انجام اس سفارش کا جس کا تصور ہمارے ہاں عام پایا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آخرت میں شفاعت کا معاملہ بڑا ہی نازک ہے اسے سمجھنے میں معمولی سی غلطی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت سے محرومی کا باعث بن سکتی ہے (العیاذ باللہ) لہٰذا ضروری ہے کہ کتاب وسنت سے ثابت شدہ عقیدۂ شفاعت کو اچھی طرح سمجھا جائے اور اسی پر عمل کیا جائے۔

عقیدۂ شفاعت کا صحیح اسلامی تصور تحریر کرنے سے قبل ہم بعض مباحث تحریر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ امید ہے کہ ان مباحث کا مطالعہ کرنے کے بعد صحیح عقیدۂ شفاعت کو سمجھنا ان شاء اللہ بہت آسان ہو جائے گا۔

① اللہ تعالیٰ کی ذات بے مثال ہے:

اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں ہر لحاظ سے یکتا، واحد اور بے مثال ہے اس کی صفات اس قدر بے حد وحساب ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا حتی کہ ان کا تصور کرنا بھی انسان کے بس کی بات نہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ''عَـلِیْـمٌ'' ہے جس کا مطلب ہے ہر وقت ہر چیز کا علم رکھنے والا۔ کس انسان نے اپنی پیدائش سے لے کر موت تک کتنے سانس لئے؟ اس کا دل کتنی مرتبہ دھڑکا؟ اس کی آنکھیں کتنی مرتبہ جھپکیں؟ اس کی زبان نے کتنی مرتبہ حرکت کی؟ اس کے قدم کہاں کہاں پہنچے؟ اس کے دل میں کتنی خواہشات پیدا ہوئیں؟ اس کے ہاتھ اور پاؤں پر کتنی لکیریں ہیں؟ اس کے جسم پر کتنے بال ہیں؟ انسان نے

اپنی زندگی میں کتنے جھوٹ بولے؟ کتنے سچ بولے؟ کتنی نمازیں پڑھیں؟ کتنی چھوڑیں؟ کتنی دولت کمائی اور کیسے کمائی؟ کتنی خرچ کی اور کہاں خرچ کی؟ کتنے حقوق العباد ادا کئے اور کتنے ترک کئے؟ رات کی تاریکی میں کیا کیا؟ دن کی روشنی میں کیا کیا؟ مرنے کے بعد وہ کہاں دفن ہوا؟ زمین نے اس کے جسم کے کتنے ذرات ختم کئے، کتنے باقی رکھے؟ مرنے کے بعد اس کا نامۂ اعمال کہاں محفوظ رہا؟ اور ایسی ہی دیگر تفصیلات اللہ تعالیٰ کے ذاتی علم میں ہیں۔ یہ معاملہ صرف ایک انسان کا نہیں بلکہ روزِ ازل سے لے کر روزِ ابد تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں کا ہے۔

انسانوں کے بعد جنات اور فرشتوں کے بارے میں بھی ایسی ہی تفصیلات کا قیاس کر لیجئے، ان کے علاوہ دیگر تمام برّی، بحری اور فضائی مخلوق کا تصور کیجئے۔ جاندار مخلوق کے علاوہ غیر جاندار مخلوق حجر، شجر، دریا، سمندر، چاند، ستارے وغیرہ میں سے کون سی مخلوق ایسی ہے، جس کی تفصیلات اللہ تعالیٰ کے ذاتی علم میں نہیں؟

امر واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صرف ایک صفت ہی اس قدر لامحدود ہے کہ اس کی تفصیلات احاطۂ تحریر میں لانا ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ کی اسی ایک صفت سے باقی تمام صفات پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مبارک کس قدر سچ ہے:

﴿ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّىْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّىْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ ﴾ (109:18)

”اے نبی! کہو اگر سمندر میرے رب کے کلمات لکھنے کے لئے روشنائی بن جائیں تو وہ سب ختم ہو جائیں گے لیکن میرے رب (کی توصیف اور تعریف) کے کلمات ختم نہ ہوں گے بلکہ اتنی ہی روشنائی اور بھی لے آئیں تو کفایت نہ کرے گی۔ (سورہ الکہف، آیت 109)

غور فرمایئے! انبیاء، صلحا اور شہداء میں سے کون ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کی لاتعداد صفات میں سے کسی ایک صفت میں ہی اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کر سکے، ذرّہ اور آفتاب کی نسبت سے ہی سہی، اگر کوئی مقابلہ نہیں (اور واقعی نہیں) تو پھر اللہ تعالیٰ کے لئے افسران بالا کی مثالوں سے دین سمجھنا یا سمجھانا اللہ تعالیٰ کی صفات اور قدرتوں کا انکار نہیں تو اور کیا ہے؟ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

﴿ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (74:16)

''لوگو! اللہ تعالیٰ کے لئے مثالیں نہ گھڑو، بے شک اللہ (ہر چیز) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔'' (سورہ النحل، آیت 74)

② اللہ تعالیٰ تمام اختیارات کا مطلق مالک ہے:

اللہ تعالیٰ کائنات میں موجود ہر چیز کا خالق اور مالک ہے، کائنات کی ہر چیز اس کی مخلوق اور مملوک ہے ۔ ملائکہ، انبیاء، اولیاء، صلحاء سمیت سب اس کے محتاج ہیں اور اللہ تعالیٰ سب کا حاجت رَوا ہے، سب اللہ کے محکوم ہیں اور اللہ سب کا حاکم ہے، اللہ تعالیٰ کے سامنے ساری مخلوق بے بس اور عاجز ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کے آگے بے بس اور عاجز نہیں، مخلوق کو اللہ کی پکڑ اور سزا کا خوف ہے اللہ تعالیٰ کو کسی کی پکڑ اور سزا کا خوف نہیں۔ اللہ تعالیٰ مختار مطلق ہے ۔ اس کے علاوہ کوئی مختار مطلق نہیں، قیامت کے روز شفاعت کی اجازت دینے یا نہ دینے کا اختیار بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہوگا۔ کسی کو از خود شفاعت کرنے کی مجال نہیں ہوگی۔ اسی طرح شفاعت قبول کرنے یا نہ کرنے کا اختیار بھی صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہوگا۔ کوئی اللہ تعالیٰ سے زبردستی اپنی شفاعت نہیں منوا سکے گا۔

قرآن مجید کی چند آیات بطور ثبوت ملاحظہ ہوں:

① ﴿قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا○﴾ (44:39)

''کہو، سفارش ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔'' (سورہ الزمر، آیت نمبر 44)

② ﴿مَنْ ذَالَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾ (155:2)

''کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے۔ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 255)

③ ﴿ وَلَا يُشْرِكُ فِىْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا○﴾ (26:18)

''اور وہ اپنے فیصلہ میں کسی (نبی یا ولی کو) شریک نہیں کرتا۔ (سورہ الکہف، آیت نمبر 26)

④ ﴿ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ﴾ (41:13)

''اور اللہ (اکیلا ہی) فیصلہ کرتا ہے اس کے فیصلہ پر کوئی نظر ثانی کرنے والا نہیں۔'' (سورہ رعد، آیت

نمبر 41)

⑤ عیسائیوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوران کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کو بھی اپنا معبود بنا لیا تھا جس پر اللہ تعالیٰ نے شدید غیظ وغضب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا

﴿ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۝ ﴾

''اے نبی! ان سے کہو اگر اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم اور اس کی ماں کو اور ساری زمین میں بسنے والوں کو ہلاک کرنا چاہے تو کس کی مجال ہے کہ اسے اس ارادے سے روک سکے۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 17)

آیت کا اندازِ بیاں خود بتا رہا ہے کہ خطاب فرمانے والا کس قدر بااختیار ہے اور مخاطب کس قدر بے اختیار ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوران کی والدہ کے ساتھ ''مَنْ فِي الْاَرْضِ'' کہہ کر یہ واضح فرما دیا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام انبیاء، صلحا اور شہداء سمیت ساری مخلوق کو ہلاک کرنا چاہے تو اسے کوئی روکنے والا یا پوچھنے والا نہیں۔

حاصل گفتگو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام اختیارات کا مطلق مالک ہے کسی کو معاف کرنے یا نہ کرنے، کسی کو اذن شفاعت دینے یا نہ دینے، کسی کی سفارش قبول کرنے یا نہ کرنے کا تمام تر اختیار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ کوئی بڑی سے بڑی محبوب ہستی اللہ عزوجل کی پُر جلال عدالت میں اپنی مرضی سے سفارش کرنے کی جسارت نہیں کر سکے گی۔ نہ ہی کوئی ولی اللہ زبردستی اپنی سفارش منوا سکے گا۔ نہ ہی کسی برگزیدہ ہستی کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسا اندازِ کلام اختیار کرنے کی مجال ہوگی کہ میں تو اپنے فلاں امتی یا مرید کو ضرور جنت میں لے کر جاؤں گا یا میرا فلاں پیارا اور چہیتا جنت میں نہ گیا تو میں بھی نہیں جاؤں گا یا میں اپنے فلاں دامن گرفتہ کا پروانہ بخشش لے کر ہی رہوں گا، وغیرہ۔ (العیاذ باللہ)

③ اذنِ شفاعت کا مقصد کیا ہے؟

اس سے پہلے ہم لکھ آئے ہیں کہ تمام اختیارات کا صرف اللہ تعالیٰ ہی مالک ہے کسی کو معاف کرنے یا نہ کرنے کا اختیار بھی اسی کے پاس ہے۔ شفاعت قبول کرنے یا نہ کرنے کا اختیار بھی اسی کے پاس ہے۔ کسی کو
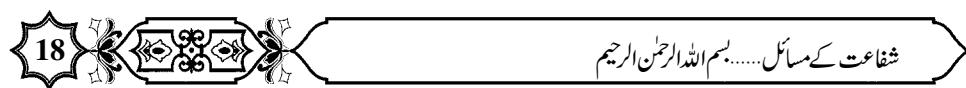
جنت یا جہنم میں بھیجنے کا اختیار بھی اسی کے پاس ہے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شفاعت کا مقصد کیا ہے؟

شفاعت درحقیقت قیامت کے روز انبیاء، صلحاء اور اولیاء کے لئے ایک اعزاز ہوگا جو انہیں اللہ کریم کی طرف سے عطا کیا جائے گا۔ جن گنہگاروں کو اللہ کریم معاف فرمانے کا فیصلہ کر چکے ہوں گے انہیں از خود جنت میں لے جانے کے بجائے اپنے محبوب اور مقرب بندوں کو یہ اعزاز عطا فرمائیں گے کہ وہ ان کے لئے سفارش کریں اور انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں لے جائیں۔

قیامت کے روز حساب کتاب شروع کرنے کا وقت تو اللہ تعالیٰ نے خود طے کر رکھا ہے جسے آگے پیچھے کرنا کسی کے اختیار میں نہیں تاہم طے شدہ وقت پر حساب کتاب شروع کرنے کے لئے رسول اکرم ﷺ کو شفاعت (کبریٰ) کا موقع عطا فرمایا جائے گا جس کا مقصد زمین و آسمان کی ساری مخلوقات میں سے سب سے زیادہ محترم سب سے زیادہ مکرم، سب سے زیادہ معتبر اور سب سے زیادہ برگزیدہ ہستی...... حضرت محمد ﷺ......کو شفاعت کا سب سے بڑا اعزاز ''مقامِ محمود'' عطا فرمانا ہوگا، چنانچہ آپ ﷺ کی شفاعتِ کبریٰ کے نتیجہ میں ہی حساب کتاب کا آغاز ہوگا۔ ایسی ہی صورت حال دیگر شفاعتوں کی ہوگی۔ انبیاء، اولیاء اور صلحاء کو ان کے اپنے اپنے مقام اور مرتبہ کے مطابق شفاعت کے مواقع عطا فرما کر لوگوں کے سامنے ان کی عزت افزائی کی جائے گی اور اس بات کی قدر کی جائے گی کہ دنیا میں انہوں نے اپنے رب کی رضا کے مطابق زندگی بسر کی۔

پس اذن شفاعت کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کو بدلنا نہیں بلکہ انبیاء، اولیاء کو اعزاز عطا فرمانا ہے۔ جن جن اولیاء اور صلحا کی اللہ تعالیٰ عزت افزائی فرمانا چاہیں گے انہیں شفاعت کی اجازت عطا فرمائیں گے اور شفاعت کرنے والے اپنی مرضی کے مطابق نہیں بلکہ اللہ جل شانہ کی مرضی کے عین مطابق صرف اسی گنہگار کے لئے سفارش کریں گے جن کے لئے اللہ تعالیٰ اجازت فرمائیں گے۔ گویا یہ خالص اللہ تعالیٰ کا انعام اور اعزاز ہوگا جس سے وہ قیامت کے روز اپنے مقرب اور محبوب بندوں کو نوازے گا۔

④ اذنِ شفاعت کا مستحق کون ہوگا؟

قیامت کے روز اذن شفاعت کسے ملے گا؟ یہ سوال بہت اہم ہے بہت سے لوگوں نے دنیا میں خود ہی

اپنے سفارشی متعین کررکھے ہیں کہ فلاں ولی اللہ یا بزرگ قیامت کے روز ہمارے سفارشی ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے ہمیں بخشوالیں گے۔ کیا دنیا میں ازخود کسی ولی یا بزرگ کو اپنا سفارشی مقرر کرلینا قیامت کے روز کسی کے کام آئے گا یا نہیں؟ یہ ہے وہ سوال جس کا جواب ہم کتاب وسنت کی روشنی میں تلاش کرنا چاہتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق انبیاء، ملائکہ اور اہل ایمان سفارش کریں گے۔(مسلم) جہاں تک ملائکہ اور انبیاء کا تعلق ہے ان کا معاملہ بالکل واضح ہے سارے کے سارے انبیاء اپنی اپنی امت کے گنہگار لوگوں کے لئے سفارش کریں گے اور فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ جسے چاہیں گے اذنِ شفاعت دیں گے۔ مومن یعنی اولیاء، صلحاء، علماء اور شہداء میں سے کس کس کو اذنِ شفاعت ملے گا اور کسے نہیں ملے گا اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ کون واقعی اللہ کے نزدیک ولی ہے کون واقعی اللہ تعالیٰ کے نزدیک صالح ہے کون واقعی اللہ تعالیٰ کے نزدیک عالم ہے اور کون واقعی اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید ہے؟

حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگ جو دنیا کی نگاہ میں ولی، عالم اور شہید ہیں قیامت کے روز منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔ ایک حدیث مبارکہ ملاحظہ ہو۔

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے''قیامت کے دن سب سے پہلے ایک شہید لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور شہید ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا''تو نے ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کے لئے کیا عمل کیا؟'' وہ کہے گا''میں نے تیری راہ میں جنگ کی حتی کہ شہید ہو گیا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا''تو جھوٹ کہتا ہے، تو نے بہادر کہلوانے کے لئے جنگ کی سو دنیا میں تجھے بہادر کہا گیا۔'' پھر (فرشتوں کو) حکم ہو گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ آدمی لایا جائے گا جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور قرآن پڑھا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ (عالم) ان کا اقرار کرے گا۔ تب اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا''ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے تو نے کیا عمل کیا؟'' وہ عرض کرے گا''یا اللہ! میں نے علم سیکھا، لوگوں کو سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔''تو نے جھوٹ کہا ہے تو نے علم اس لئے سیکھا تا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا کہ لوگ تجھے قاری کہیں۔ سو دنیا نے تمہیں عالم اور قاری کہا۔'' پھر (فرشتوں کو) حکم ہو گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد تیسرا آدمی لایا جائے گا جسے دنیا

میں خوشحالی اور ہر طرح کی دولت سے نوازا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں جتائے گا وہ شخص ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ سوال کرے گا۔ ''میری نعمتوں کا حق ادا کرنے کے لئے تو نے کیا کچھ کیا؟'' وہ کہے گا ''یا اللہ! میں نے تیری راہ میں ان تمام جگہوں پر مال خرچ کیا جہاں تجھے پسند تھا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''تو نے جھوٹ کہا، تو نے صرف اس لئے مال خرچ کیا تا کہ لوگ تجھے سخی کہیں اور دنیا نے تجھے سخی کہا۔'' پھر (فرشتوں کو) حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم)

کیا ایسے ''شہید'' کو اذنِ شفاعت ملے گا؟ کیا ایسے ''عالم'' کو اذنِ شفاعت ملے گا؟ کیا ایسے ''سخی'' کو اذنِ شفاعت ملے گا؟...... ہرگز نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک آدمی مدت تک جنتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے، لیکن اس کا خاتمہ جہنمیوں والے کام پر ہوتا ہے اور ایک آدمی مدت تک جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے لیکن اس کا خاتمہ جنتیوں والے کام پر ہوتا ہے۔'' (مسلم)

مذکورہ دونوں احادیث مبارکہ پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کسی شخص کے بارے میں لوگوں کا ازخود یہ طے کر لینا کہ فلاں واقعی اللہ تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ ہے، صحیح نہیں۔ لہٰذا یہ طے کرنا بھی درست نہیں کہ اہل ایمان میں سے کسے اذنِ شفاعت ملے گا اور کسے نہیں ملے گا؟

حاصل گفتگو یہ ہے کہ چونکہ اس بات کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں کہ ولی کا درجہ کون پاتا ہے، عالم یا شہید کے مرتبہ پر کون فائز ہوتا ہے، لہٰذا یہ علم بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں کہ قیامت کے روز اذنِ شفاعت کسے ملتا ہے اور کسے نہیں ملتا؟

یہ جانے بغیر کہ کسے اذنِ شفاعت ملے گا، کسی کو اپنا سفارشی مقرر کر لینا انتہائی عبث اور بے کار فعل ہے۔ غور فرمایئے! دنیا میں تو کوئی شخص کسی ایسے وزیر یا مشیر کو حاکم اعلیٰ کے سامنے اپنا سفارشی بنانے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوتا جس کا اپنا مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہو اِلاَّ یہ کہ عدالت اسے باعزت بری کر دے۔ پھر آخرت کے معاملے میں ایسے لوگوں کو اپنا سفارشی بنانا کیسے عقل مندی کہلا سکتا ہے جن کے اپنے مقدمات ابھی عدالت میں زیر سماعت ہوں؟

⑤ شفاعت اور وسیلہ:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کونجات کے لئے وسیلہ پکڑنے کا حکم دیا ہے۔ارشاد مبارک ہے:

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○﴾(35:5)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو امید ہے تم کامیاب ہو جاؤ گے۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 35)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نجات کے لئے تین باتوں کا حکم دیا ہے۔ اوّلاً تقویٰ اختیار کرنا۔ ثانیاً وسیلہ تلاش کرنا، ثالثاً اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔تقویٰ اور جہاد کی اصطلاحیں تو واضح ہیں البتہ وسیلہ کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہاں وسیلہ سے مراد اولیاء، صلحاء اور شہداء وغیرہ کا وسیلہ ہے جو قیامت کے روز ہماری سفارش کریں گے۔اپنے اس موقف کے حق میں وہ عموماً درج ذیل دلائل پیش کرتے ہیں:

① جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطاء ہوئی تو عرض کی ''اے اللہ! میں تجھ سے اپنے حق میں محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے معاف فرما۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''تو نے محمد (ﷺ) کو کیسے پہچانا؟'' حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا ''جب تو نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور میرے اندر اپنی روح ڈالی تو میں نے اپنا سر اٹھایا اور عرش کے پایوں پر لکھا ہوا دیکھا لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ اس سے مجھے پتہ چل گیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی نام کو ترجیح دی ہے جو تمام مخلوقات میں سے تجھے زیادہ محبوب ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اے آدم! تو نے سچ کہا، اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔'' (حاکم)

② ایک نابینا آدمی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے بینا کردے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر تو چاہے تو صبر کر (اور اجر لے) اور چاہے تو

میں تیرے لئے دعا کروں۔'' اس نے عرض کیا'' دعا فرمائیے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا'' وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ اور یہ دعا مانگ:((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیُّ الرَّحْمَةِ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ لِیْ)) ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے مہربان نبی کے واسطہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں پس میں نے توجہ کی اس حاجت میں نبی کے ذریعہ اپنے رب کی طرف ، تاکہ (میری حاجت) پوری کردی جائے یا اللہ! میرے حق میں حضرت محمد ﷺ کی شفاعت (یا دعا) قبول فرما۔'' (ترمذی)❶

③ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قحط پڑا تو آپ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش طلب کی اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِیْنَا وَ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا ''یا اللہ! ہم پہلے تیرے نبی ﷺ کا وسیلہ تیرے پاس لاتے تھے اور تو ہم پر بارش برسا دیتا اب ہم اپنے نبی کے چچا کا وسیلہ تیرے پاس لائے ہیں پس ہم پر بارش برسا دے۔'' اس کے بعد بارش ہوگئی۔(بخاری)❷

قرآن مجید کی مذکورہ آیت اور حدیث شریف کے مذکورہ واقعات کے علاوہ بعض عقلی دلائل بھی وسیلہ کے حق میں پیش کئے جاتے ہیں۔مثلاً حاکم اعلیٰ تک رسائی کے لئے وسیلہ کی ضرورت وغیرہ، جو اس سے قبل ہم لکھ آئے ہیں۔سوال یہ ہے کہ کیا واقعی قران مجید کی آیت میں ''وسیلہ'' سے مراد فوت شدہ یا غیر موجود اولیاء، صلحاء اور بزرگوں کا وسیلہ ہے یا کچھ اور؟

آیئے گزشتہ صفحات میں وسیلہ کے حق میں دیئے گئے دلائل کا کتاب وسنت کی روشنی میں جائزہ لیں۔

جہاں تک پہلی روایت کا تعلق ہے وہ تمام محدثین کے نزدیک بالاتفاق موضوع ❸ ہے۔لہٰذا اس پر بحث کی ضرورت نہیں البتہ باقی دونوں واقعات درست ہیں۔نابینا صحابی کا واقعہ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد اور بیہقی میں موجود ہے۔ہم نے مذکورہ حدیث کے الفاظ شیخ البانی رحمہ اللہ کی صحیح سنن ترمذی سے لئے

❶ ابواب الدعوات ، احادیث شتی من ابواب الدعوات

❷ ابواب الاستسقاء ، باب سوال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا

❸ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو''الوسیلہ'' شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
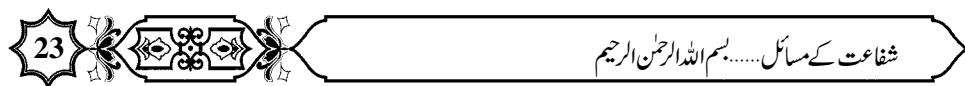
ہیں۔ واقعہ کی حقیقت یہ ہے کہ ایک نابینا صحابی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی ''دعا فرمائیں اللہ کریم مجھے بینا کر دے۔'' آپ ﷺ نے خود بھی اس کے لئے دعا فرمائی اور اسے بھی نصیحت فرمائی کہ جا کر اللہ کے حضور یوں دعا مانگ ''اے اللہ! میں نے نبی (کی دعا) کے واسطے سے اپنے رب کی طرف توجہ کی ہے۔'' یعنی میں نے اپنے رب کے حضور نبی سے دعا کروائی ہے، پس اے اللہ! تو نبی اکرم ﷺ کی دعا میرے حق میں قبول فرما نبی اکرم ﷺ اور نابینا صحابی کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے صحابی کی بینائی واپس لوٹا دی۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں قحط پڑا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے بارش کے لئے دعا کروائی اور خود بھی یہ دعا مانگی۔ ''یا اللہ! پہلے ہم نبی اکرم ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگتے تھے اور تو بارش برسا دیتا تھا اب ہم اپنے نبی کے چچا کے وسیلہ سے دعا مانگ رہے ہیں پس ہم پر بارش برسا دے۔'' فتح الباری میں امام ابن حجر رحمہ اللہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی دعا کے الفاظ بھی نقل فرمائے ہیں جو یہ ہیں۔ ''یا اللہ! یہ گناہ آلود ہاتھ تیری بارگاہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور ہماری پیشانیاں توبہ کے لئے تیری طرف جھکی ہوئی ہیں۔ یا اللہ! ہم پر بارش نازل فرما۔'' چنانچہ حضرت عمر اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے بارش برسا دی۔

دونوں واقعات سے جو نتائج اخذ ہوتے ہیں وہ یہ ہیں۔

1. کسی مصیبت اور مشکل کے وقت اپنے میں سے کسی زندہ اور موجود متقی، نیک اور قابل احترام شخصیت کو دعا کے لئے وسیلہ بنانا جائز ہے۔
2. مصیبت اور مشکل کے وقت خود بھی دعا کرنی ضروری ہے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے نابینا صحابی کو نصیحت فرمائی یا دوسرے واقعہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے خود دعا مانگی پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دعا مانگنے کی درخواست کی۔
3. تیسری بات ان واقعات سے یہ ثابت ہوتی ہے کہ غیر موجود یا فوت شدہ بزرگوں کو وسیلہ بنانا جائز نہیں، اگر جائز ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنانے کے بجائے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہوتے اور انہیں وسیلہ بناتے جو بلاشبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اعلیٰ وافضل تھے۔

پس مذکورہ دونوں واقعات سے غیر حاضر یا فوت شدہ شخصیات وغیرہ کا وسیلہ تو قطعاً ثابت نہیں ہوتا البتہ زندہ بزرگوں کی دعا کو وسیلہ بنانے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

غیر حاضر اور فوت شدہ انبیاء، اولیاء اور صلحاء کو وسیلہ نہ بنانے کے موقف کی تائید درج ذیل دلائل سے بھی ہوتی ہے۔

① رسول اکرم ﷺ نے اپنی ساری حیاتِ طیبہ میں کسی بھی موقع پر حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام یا کسی دوسرے جلیل القدر پیغمبر کو اپنی دعا میں وسیلہ نہیں بنایا۔

② عہدِ صحابہ میں کسی صحابی کا رسول اکرم ﷺ کو اپنی دعا میں وسیلہ بنانا ثابت نہیں، نہ ہی کسی صحابی کا رسول اکرم ﷺ کی قبر پر حاضر ہو کر آپ سے دعا کروانا ثابت ہے۔

③ عہدِ صحابہ کے بعد عہدِ تابعین کے طرزِ عمل کا اندازہ درج ذیل واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو قبرستان میں یہ کہتے سنا ''اے قبر والو! کیا تمہیں خبر ہے کہ میں کئی مہینوں سے تمہارے پاس آ رہا ہوں میں تم سے صرف دعا کروانے کی درخواست لے کر آیا ہوں، کیا تم میرے حال سے واقف ہو یا غافل ہو؟ امام موصوف رحمہ اللہ نے اس کی بات سن کر پوچھا ''کیا انہوں نے تیری بات کا کوئی جواب دیا ہے؟'' آدمی نے کہا ''نہیں!'' تب امام صاحب نے فرمایا ''سُحْقًا لَکَ وَ تَرِبَتْ یَدَاکَ کَیْفَ تُکَلِّمَ اَجْسَادًا لاَ یَسْتَطِیْعُوْنَ جَوَابًا وَ لاَ یَمْلِکُوْنَ شَیْئًا وَ لَا یَسْمَعُوْنَ صَوْتًا.'' ''پھٹکار تجھ پر، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تو ایسے جسموں سے کیوں ہمکلام ہے جو نہ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہیں نہ کسی چیز کے مالک ہیں نہ کسی کی آواز سنتے ہیں؟'' پھر امام صاحب نے یہ آیت تلاوت کی:

﴿ وَ مَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ﴾(22:35)

''اے نبی! تو انہیں (اپنی بات) نہیں سنا سکتا جو قبروں میں پڑے ہوئے ہیں۔''[1] (سورہ فاطر، آیت 22)

اس واقعہ سے یہ بات واضح ہے کہ عہدِ تابعین میں بھی فوت شدہ بزرگوں کو شفاعت کے لئے وسیلہ بنانا ممنوع اور ناجائز سمجھا جاتا تھا۔

---

[1] احسن البیان، صفحہ نمبر 847

حاصل گفتگو یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیت مبارکہ میں جس وسیلہ کو تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد غیر حاضر یا فوت شدہ اولیاء وغیرہ تو ہرگز نہیں۔ اب ہم کتاب وسنت کی روشنی میں واضح کرنا چاہتے ہیں کہ وسیلہ سے مراد کیا ہے۔

قرآن مجید میں چند آیات مبارکہ ملاحظہ ہوں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

① ﴿وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُوْلٰئِکَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ○﴾ (82:2)

’’جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ لوگ جنت میں جائیں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔‘‘ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 82)

② ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اُوْلٰئِکَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ○﴾ (23:11)

’’بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور اپنے رب کے سامنے عاجزی اختیار کی وہ لوگ جنتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔‘‘ (سورہ ہود، آیت 23)

③ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً ○﴾ (107:18)

’’بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے جنت الفردوس کی مہمانی ہوگی۔‘‘ (سورہ الکہف، آیت نمبر 107)

④ ﴿فَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ کَرِيْمٌ○﴾ (50:22)

’’پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے مغفرت ہے اور عزت والا رزق۔‘‘ (سورہ حج، آیت نمبر 50)

⑤ ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ○﴾ (8:31)

’’بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے نعمتوں بھری جنت ہے۔‘‘ (سورہ لقمان،

آیت نمبر 8)

قرآن مجید میں اس مضمون کی بلا مبالغہ سینکڑوں آیات ہیں جن میں دخول جنت کے لئے صرف دو ہی چیزوں کا ذکر ہمیں ملتا ہے۔ایمان اور اعمال صالحہ۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی وہ ''وسیلہ'' ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔ وسیلہ کے اس مفہوم کی مزید وضاحت سنت مطہرہ کے درج ذیل واقعات سے بھی ہوتی ہے۔

◎ ایک آدمی حاضر خدمت ہوا اور عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جو کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔'' فرمایا ''اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، فرض نماز قائم کر، زکاۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔'' اس آدمی نے کہا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کروں گا، جب وہ پلٹا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو کسی جنتی کو دیکھ کر خوش ہونا چاہے وہ اسے دیکھ لے۔'' (بخاری، کتاب الزکاۃ)

◎ ایک آدمی نے حاضر ہو کر آپ ﷺ کی اونٹنی کی نکیل پکڑ لی اور عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! مجھے وہ بات بتائیے جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ کی عبادت کر اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکاۃ دے اور صلہ رحمی کر۔'' (مسلم، کتاب الایمان)

کتاب و سنت کے مذکورہ دلائل سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ قرآن مجید جو وسیلہ تلاش کرنے کا حکم دیتا ہے وہ دراصل ایمان اور نیک اعمال کا وسیلہ ہے جو قیامت کے روز رسول اکرم ﷺ کی شفاعت اور بالآخر نجات کا ذریعہ بنے گا۔

قارئین کرام! مذکورہ بالا پانچ مباحث تحریر کرنے کے بعد اب ہم اپنے اصل موضوع ''اسلامی عقیدہ شفاعت کی طرف پلٹتے ہیں۔ہمیں امید ہے کہ مذکورہ مباحث کی روشنی میں اسلامی عقیدہ شفاعت کو سمجھنا اب بہت آسان ہو جائے گا۔ان شاء اللہ!

شفاعت کا اسلامی تصور:

رسول اکرم ﷺ دنیا میں بھی سید الانبیاء ہیں اور آخرت میں بھی سید الانبیاء ہوں گے۔ قیامت کے

روز شفاعت کی ابتداء آپ ﷺ سے ہوگی۔اس شفاعت کی تفصیل آپ ﷺ نے ایک حدیث میں بیان فرمائی ہے۔شفاعت کے صحیح اسلامی عقیدہ کی جتنی وضاحت آپ ﷺ کی بیان کردہ اس حدیث سے ہوتی ہے اتنی کسی اور طریقہ سے ممکن نہیں۔لہٰذا ہم شفاعت کے اسلامی تصور کی وضاحت آپ ﷺ کی بیان کردہ اس حدیث کے حوالے سے ہی کر رہے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اگلے اور پچھلے تمام انسانوں کو ایک ہموار میدان میں جمع فرمائے گا جہاں پکارنے والا انہیں آسانی سے پکار سکے گا اور دیکھنے والا آسانی سے دیکھ سکے گا۔سورج قریب آجائے گا جس کی وجہ سے پریشانی اور تکلیف ناقابل برداشت ہوجائے گی۔لوگ آپس میں کہیں گے دیکھو کیسا سخت وقت آن پہنچا ہے کوئی ایسا آدمی تلاش کرو جو تمہارے رب کے حضور سفارش کر سکے (تاکہ حساب کتاب شروع ہو) باہمی مشورے کے بعد لوگ کہیں گے کہ ہمیں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جانا چاہئے۔لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے ''آپ ابوالبشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور آپ میں اپنی روح پھونکی،فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا،آج آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں، آپ دیکھ رہے ہیں آج ہم کس مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں'' حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے ''آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھا نہ اس کے بعد ہوگا۔مجھے اللہ تعالیٰ نے (جنت میں) درخت کے قریب جانے سے منع کیا تھا لیکن میں نافرمانی کر بیٹھا جس وجہ سے مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ (یا اللہ! مجھے معاف فرما۔(یا اللہ!) مجھے معاف فرما،تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ۔نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔'' لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے ''اے نوح! آپ اہل زمین کی طرف سب سے پہلے رسول تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو (قرآن مجید میں) شکر گزار بندہ کہا ہے۔اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کردیں۔آپ دیکھ رہے ہیں ہماری کیا حالت ہورہی ہے۔حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے آج میرا رب اتنے غصہ میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھا نہ اس کے بعد کبھی ہوگا (میں نے دنیا میں) اپنی قوم کے لئے بددعا کی (اور وہ ہلاک ہوگئی) اس لئے آج مجھے اپنی جان کی فکر ہے (یا اللہ !) مجھے معاف فرما۔(یا اللہ!) مجھے معاف فرما۔تم لوگ میرے علاوہ کسی اور کے پاس چلے جاؤ،ابراہیم
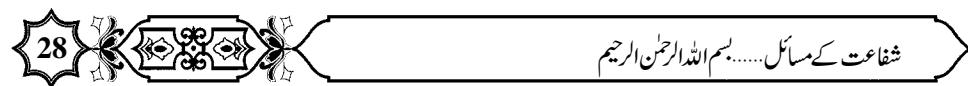
کے پاس چلے جاؤ۔''لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اورعرض کریں گے''اے ابراہیم علیہ السلام! آپ اللہ کے نبی اوراس کے خلیل اللہ ہیں۔آپ رب کے حضور ہماری سفارش کردیجئے۔آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں؟'' حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے''آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اس قدر غصہ میں آیا نہ اس کے بعد آئے گا۔(دنیا میں) میں نے تین جھوٹ بولے تھے جس کی وجہ سے مجھے اپنی جان کی فکر ہے(اللہ تعالیٰ اس پر پکڑ نہ لے)(یااللہ) مجھے بچانا۔(یا اللہ) مجھے بچانا۔میرے علاوہ تم کسی اور کے پاس جاؤ،موسیٰ کے پاس چلے جاؤ۔''(شاید وہ تمہاری سفارش کرسکیں)لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اورعرض کریں گے''اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت سے آپ کوفضیلت عطا فرمائی اور آپ سے ہم کلام ہوکر سارے لوگوں پرفضیلت دی۔آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کردیجئے آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ہماری کیا حالت ہورہی ہے؟'' حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے''آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے اتنا غصہ میں آیا نہ اس کے بعد کبھی اتنے غصہ میں آئے گا(دنیا میں) میں نے ایک آدمی کوقتل کردیا تھا جسے قتل کرنے کا مجھے حکم نہ تھا جس کی وجہ سے مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔(یااللہ) مجھے بچانا۔(یااللہ) مجھے بچانا۔تم لوگ میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ،حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔'' چنانچہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اورعرض کریں گے''اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اس کا فرمان ہیں جو اس نے مریم کی طرف القا کیا اور اللہ کی روح ہیں۔آپ نے بچپن کی عمر میں گود میں رہ کر لوگوں سے باتیں کیں،آج ہمارے لئے (اللہ کے حضور) سفارش کردیجئے،آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ہماری کیا حالت ہورہی ہے؟'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے''آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی غصہ میں آیا نہ اس کے بعد کبھی ایسے غصہ میں آئے گا۔''(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کسی گناہ کا ذکر نہیں فرمایا،جواب میں حضرت عیسیٰ نفسی نفسی کہیں گے اور فرمائیں گے،میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ،حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے جاؤ۔'' چنانچہ لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوں گے اورعرض کریں گے''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سارے گناہ معاف فرمادیئے ہیں اپنے رب کے حضور ہمارے لئے سفارش

فرما دیجئے۔آپ دیکھ ہی رہے ہیں ہماری کیا حالت ہو رہی ہے؟'' چنانچہ میں (میدان حشر سے) چلوں گا اور عرش کے نیچے پہنچ کر اپنے رب عزوجل کے حضور سجدہ میں گر پڑوں گا اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی حمد وثناء کے وہ کلمے میرے دل میں ڈال دیں گے جو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتلائے۔ پھر ارشاد ہوگا ''اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھائیں اور سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا، سفارش کریں آپ کی سفارش سنی جائے گی۔''

''میں اللہ تعالیٰ سے سفارش کروں گا اور میرے لئے ایک حد مقرر کردی جائے گی میں اتنے آدمیوں کو جہنم سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا۔ دوبارہ پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سجدہ میں گر پڑوں گا پھر اس وقت تک سجدے میں پڑا رہوں گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر کہا جائے گا ''اے محمد (ﷺ)! سر اٹھاؤ، بات کہو، سنی جائے گی۔ سوال کرو، دیئے جاؤ گے۔ سفارش کرو، قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میرے لئے ایک حد مقرر کردی جائے گی۔ میں (اس کے مطابق) لوگوں کو جہنم سے نکالوں گا اور جنت میں لے جاؤں گا (اسی طرح تین چار بار ہوگا، راوی کہتا ہے) مجھے یاد نہیں تیسری یا چوتھی بار سفارش کے بعد رسول اللہ ﷺ فرمائیں گے، یا اللہ! اب تو جہنم میں کوئی بھی موحد باقی نہیں رہا سوائے ان لوگوں کے جنہیں قرآن نے روک رکھا ہے، یعنی جنہیں قرآن کے حکم کے مطابق ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

حدیث شفاعت سے جو باتیں معلوم ہوتی ہیں وہ یہ ہیں:

① قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس قدر غضبناک ہوں گے کہ جلیل القدر اور اُولُو العزم انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کو بھی اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کرنے کی جرأت نہیں ہوگی سارے کے سارے انبیاء کرام علیہم السلام اللہ کی پکڑ اور گرفت سے اس قدر خوف زدہ اور لرزہ براندام ہوں گے کہ اپنی جان کی امان طلب کر رہے ہوں گے جہاں انبیاء کرام کا یہ حال ہوگا وہاں امت کے عام اولیاء، صلحا اور شہداء وغیرہ کا جو حال ہوسکتا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ ایسے عالم میں اگر کوئی یہ سمجھ بیٹھے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی آگے بڑھ کر میری سفارش کریں گے یا معین الدین چشتی میری مدد کو آئیں گے یا خواجہ غریب نواز مجھے اللہ کی پکڑ سے بچالیں گے یا سید علی ہجویری میری دادرسی کریں گے تو اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے کسی حاکم اعلیٰ کا کوئی ادنیٰ سا ملازم اپنے حاکم کے خوف سے تھر تھر کانپ رہا ہو اور اسے اپنی جان کے

لالے پڑے ہوں اور کوئی حاجت مند آ کر اس ادنیٰ ملازم کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوجائے کہ حضور آپ ہی حاکم اعلیٰ کے سامنے میرے سفارشی ہیں۔ آپ ہی میرے حمایتی اور مددگار ہیں۔ غور فرمایئے کیا ایسی صورت حال میں وہ ادنیٰ ملازم واقعی اس حاجت مند کا سفارشی بن جائے گا یا اس کی کچھ حمایت کر سکے گا؟ ظاہر ہے ایسا کرنا تو اس ملازم کے بس میں نہیں ہوگا البتہ اس سے حاجت مند اپنی ناکامی اور نامرادی کا پورا پورا بندوبست کرلے گا۔

② دوسری بات جو اس حدیث سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ مقام محمود پر فائز ہونے کے باوجود بلا اجازت سفارش نہیں کر سکیں گے بلکہ اذنِ شفاعت حاصل کرنے کے لئے نامعلوم مدت تک اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں پڑے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کریں گے اور اللہ تعالیٰ جب چاہیں گے، اجازت عطا فرمائیں گے۔

غور فرمایئے ! اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو مقام محمود عطا فرمانے کا وعدہ دنیا میں ہی کرلیا تھا اس کے باوجود آپ ﷺ کو سفارش کرنے سے پہلے اجازت حاصل کرنی پڑے گی اس صورت حال میں اس شخص سے بڑا دھوکہ باز اور کون ہوگا جو یہ دعویٰ کرے کہ میں قیامت کے دن اپنے مریدوں کی سفارش کروں گا یا میں اپنے متوسلین کو اللہ سے بخشوا لوں گا یا اپنے دامن گرفتوں کو جنت میں لے جاؤں گا اور اس شخص سے زیادہ فریب خوردہ کون ہوگا جو اپنے ''مرشد شفیع'' کے آستانہ پر نذرانوں کے ڈھیر لگا کر یہ سمجھ بیٹھے کہ میری شفاعت کا انتظام تو پکا ہوگیا ہے۔

③ حدیث شفاعت سے تیسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کو لوگوں کی لا محدود تعداد جہنم سے نکالنے کی اجازت نہیں دیں گے بلکہ ایک حد مقرر کردی جائے گی کہ آپ صرف ایمان کے فلاں درجہ والے لوگوں کو جہنم سے نکال سکتے ہیں گویا آپ کی سفارش کے نتیجہ میں صرف وہی شخص جہنم سے نکلے گا جسے اللہ تعالیٰ نکالنے کی اجازت دیں گے۔ اب لمحہ بھر کے لئے فرض کیجئے کہ اللہ تعالیٰ شیخ عبدالقادر جیلانی کو سفارش کی اجازت دے دیتے ہیں اور پچاس یا سو مریدوں کے حق میں ان کی سفارش قبول کرلیتے ہیں، کیا یہ ممکن ہوگا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی یہ ضد کر بیٹھیں ''یا اللہ ! میرے مرید تو لاکھوں کی تعداد میں ہیں میں تو سب کو نکال کے لاؤں گا۔'' یا سید علی ہجویری اللہ تعالیٰ

کی عدالت میں اَڑ بیٹھیں کہ ''میں نے اپنے ہزاروں مریدوں سے وعدہ کر رکھا ہے، لہٰذا ان سب کو جہنم سے نکالوں گا۔؟'' ایسا تصور کرنا اور سوچنا اللہ عزوجل اور اس کے رسول اکرم ﷺ کی اتنی بڑی گستاخی ہے کہ اس سے زیادہ گستاخی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

④ حدیث شفاعت سے چوتھی بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ سفارش کا فائدہ صرف عقیدۂ توحید پر مرنے والوں کو ہی ہوگا جب جہنم سے سارے موحد نکل آئیں گے تو رسول اکرم ﷺ ازخود ہی سفارش سے رک جائیں گے اور فرمادیں گے ''یا اللہ! اب تو جہنم میں وہی لوگ رہ گئے ہیں جنہیں قرآن نے روک دیا ہے۔'' یعنی کافر اور مشرک لوگ۔

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ:

ا اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی نبی، کوئی فرشتہ یا کوئی ولی سفارش نہیں کر سکے گا۔

ب سفارش کرنے والا صرف اس کے لئے سفارش کرے گا جس کے لئے اللہ تعالیٰ کی اجازت ہوگی۔

ج مشرک کے لئے قطعاً کوئی سفارش نہیں ہوگی۔

یہ ہے وہ اسلامی عقیدۂ شفاعت جو کتاب وسنت سے ثابت ہے۔ اس کے مزید دلائل کتاب ہذا کے ابواب میں آپ کو مل جائیں گے۔ ان شاء اللہ!

حصولِ شفاعت والے خصوصی اعمال:

رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کے نتیجے میں جنت الفردوس میں داخل ہونے والے مسلمانوں میں دو قسم کے لوگ ہوں گے۔

① پہلی قسم ان لوگوں کی ہوگی جو جہنم میں داخل ہوئے بغیر مختلف اوقات میں جنت میں جائیں گے۔ **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ**

② دوسری قسم ان لوگوں کی ہوگی جو اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے لئے پہلے جہنم میں جائیں گے اور پھر مختلف اوقات میں جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے۔ **اَللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ**

پہلی قسم کے لوگوں کو مزید چار گروہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا خوش نصیب گروہ وہ ہوگا جو رسول اکرم ﷺ کی شفاعت سے بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہوگا۔

دوسرے گروہ میں وہ لوگ شامل ہوں گے جن کا حساب کتاب ہوگا لیکن ان کے اعمال صالحہ میزان میں بھاری ہوں گے۔ رسول اکرم ﷺ کی شفاعت سے یہ خوش نصیب گروہ بھی سیدھا جنت میں داخل ہوگا۔

تیسرے گروہ میں وہ لوگ شامل ہوں گے جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر برابر ہوں گے یہ لوگ پہلے مقام اعراف میں ٹھہرائے جائیں گے، اعراف جنت اور جہنم کے درمیان ایک اونچا مقام ہے جہاں نہ جنت کی نعمتیں ہوں گی نہ جہنم کا عذاب، اصحابِ اعراف وہاں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ سے رحمت طلب کرتے رہیں گے۔ یہ لوگ بھی رسول اکرم ﷺ کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے۔

چوتھے گروہ میں وہ لوگ شامل ہوں گے جن کی نیکیاں، برائیوں سے کچھ کم ہوں گی ان کا جہنم میں جانا طے ہو جائے گا لیکن آپ ﷺ کی شفاعت کے نتیجے میں یہ لوگ بھی جہنم سے بچا لئے جائیں گے اور جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ [1] واللہ اعلم بالصواب!

دوسری قسم کے لوگوں میں وہ مسلمان شامل ہوں گے جنہیں اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے لئے کم یا زیادہ وقت کے لئے پہلے جہنم میں جانا پڑے گا اور پھر رسول اکرم ﷺ کی شفاعت حاصل ہونے پر جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔

کم گناہ والوں کو رسول اکرم ﷺ کی شفاعت جلد نصیب ہوگی اور زیادہ گناہوں والے لوگوں کو آپ ﷺ کی شفاعت دیر سے نصیب ہوگی۔ حتی کہ سب سے آخر میں آپ ﷺ کی شفاعت ان لوگوں کو نصیب ہوگی جن کے دل میں رائی برابر یا اس سے بھی کم ایمان ہوگا۔

اس بحث سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں:

① رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کسی بھی شخص کو ایمان اور عمل صالحہ سے بے نیاز نہیں کر سکتی۔

② شفاعت کا تمام تر دارومدار ایمان اور اعمالِ صالحہ پر ہوگا جس کا جتنا ایمان قوی اور اعمال صالحہ کثیر ہوں گے اتنی جلدی وہ آپ ﷺ کی شفاعت سے فیض یاب ہوگا اور جس کا ایمان اور اعمال صالحہ

[1] ملاحظہ ہو عقیدہ طحاویہ، باب الشفاعہ
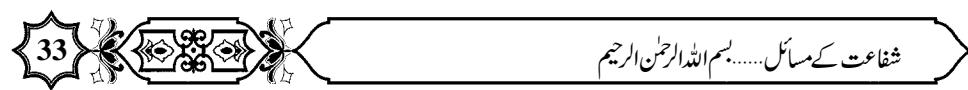
جتنے کم ہوں گے وہ اتنی ہی دیر سے آپ ﷺ کی شفاعت سے فیض یاب ہوگا۔

یوں تو ہر چھوٹے سے چھوٹا نیک عمل مومن کو آپ ﷺ کی شفاعت سے قریب تر کرنے والا ہے لیکن چند اعمال ایسے ہیں جن کی پابندی کرنے پر رسول اکرم ﷺ نے شفاعت کا وعدہ فرمایا ہے۔ رسول رحمت ﷺ کی شفاعت سے جلد از جلد فیض یاب ہونے کے خواہش مند لوگوں کے لئے یہ اعمال دنیا کی ہر متاع سے زیادہ قیمتی ہونے چاہئیں۔ ہم مختصراً یہاں ان کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل آئندہ ابواب میں بھی موجود ہے۔

① قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کا اہتمام:

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”قیامت کے روز قرآن مجید اپنے پڑھنے والے کے لئے سفارشی بن کر آئے گا۔“ (مسلم)

پس قرآن مجید کی تلاوت کا جتنا زیادہ سے زیادہ اہتمام ہو سکے کرنا چاہئے۔

② سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کی تلاوت:

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ”یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کے حق میں اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گی۔“ (مسلم)

یعنی اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں گی کہ یا اللہ! اس کے گناہ معاف فرما اور اسے جنت میں بھیج دے۔

③ سورہ ملک کی کثرت سے تلاوت:

آپ ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے کہ ”سورہ ملک اپنے پڑھنے والے کے حق میں سفارش کرتی رہے گی حتی کہ اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں۔“ (ابن ماجہ)

④ تہجد کا اہتمام:

آپ ﷺ نے اپنے ایک صحابی کو نصیحت فرمائی تھی کہ ”میری سفارش حاصل کرنے کے لئے

زیادہ سے زیادہ نوافل ادا کیا کرو۔ (مسلم) یاد رہے کہ نفل نمازوں میں سے تہجد کی نماز سب سے افضل ہے۔'' (مسلم)

⑤ صبح وشام دس دس مرتبہ درود شریف پڑھنا:

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جو شخص دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام مجھ پر درود بھیجے گا قیامت کے روز اسے میری شفاعت حاصل ہوگی ۔'' (طبرانی) درود شریف کے بارے میں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ شفاعت کا یہ وعدہ صرف اس آدمی کے لئے جو مسنون درود شریف کا وظیفہ کرے۔خود ساختہ درود مثلاً درود تاج، درود ماہی، درود لکھی وغیرہ پڑھنے سے نہ تو شفاعت حاصل ہوگی نہ ہی کوئی دوسرا فائدہ ہوگا بلکہ روز قیامت غیر مسنون درود پڑھنا باعث وبال بن سکتا ہے۔سب سے افضل درود شریف، درود ابراہیمی ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اگر اس کا اہتمام کیا جاسکے تو بہت زیادہ اجر وثواب اور خیر وبرکت کا باعث ہوگا لیکن وقت کی کمی کے باعث اگر کوئی شخص ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ'' ❶ کا وظیفہ بھی کرلے تو امید ہے کہ وہ بھی رسول رحمت ﷺ کی شفاعت سے فیض یاب ہوگا۔ان شاء اللہ!

⑥ اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ کے لئے دعا مانگنا:

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے جو شخص اذان سن کر یہ دعا مانگے :

((اَللّٰھُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلاَةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ))

''اے اللہ! اس (توحید کی) مکمل دعوت اور قائم ہونے والے نماز کے رب، محمد (ﷺ) کو وسیلہ، بزرگی اور مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔'' قیامت کے روز اس آدمی کے لئے

❶ یہ الفاظ نسائی شریف کے ہیں۔درود شریف کے بارے میں مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو''درود شریف کے مسائل''تفہیم السنہ، حصہ 6
❷ مسلم شریف کی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ جو موذن کہے وہی کہنے کے بعد جو شخص یہ دعا مانگے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوجائے گی۔

شفاعت کرنا میرے ذمہ ہوگا۔'' (بخاری) ❷

⑦ تین مرتبہ جنت کا سوال کرنا:

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے''جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرے گا اس کے لئے جنت سفارش کرتی ہے۔'' (ابن ماجہ)

⑧ تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگنا:

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے''جو شخص تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگے اس کے لئے جہنم سفارش کرتی ہے۔'' (ابن ماجہ)

⑨ مدینہ میں قیام کے دوران مصائب پر صبر کرنا:

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے''جو شخص قیامِ مدینہ کے دوران آنے والے مصائب پر صبر کرے گا میں اس کے لئے سفارش کروں گا۔'' (مسلم)

یہ نو اعمال ایسے ہیں جو قیامت کے روز انسان کی شفاعت کا باعث بنیں گے اب یہ ہر انسان کے اپنے اپنے ظرف اور اپنے اپنے ذوق کی بات ہے کہ وہ سمندر سے دریا حاصل کرتا ہے یا فقط چند قطروں پر اکتفا کرتا ہے۔

شکر واجب ہے:

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان پر بے حدوحساب انعامات کئے ہیں۔ بہت سی نعمتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو بن مانگے عطا فرمائی ہیں لیکن بہت سی نعمتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو مانگنے کے بعد عطا فرمائی ہیں۔ آنکھ، ناک، کان، دل، دماغ، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ ایسی نعمتیں ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے بلا استثناء ہر انسان کو بن مانگے عطا فرمائی ہیں اور یہ اتنی قیمتی نعمتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

﴿ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○﴾(78:16)

''اللہ تعالیٰ نے تمہیں کان، آنکھ اور دل عطا فرمائے تاکہ تم لوگ شکر ادا کرو۔''(سورہ النحل، آیت نمبر 78)

بہت سی نعمتیں ایسی ہیں جن پر بنی نوع انسان کی زندگی کے قیام اور بقا کا انحصار ہے۔ مثلاً سورج، چاند، ستارے، دریا، سمندر، پہاڑ، حجر، شجر، ہوا، پانی وغیرہ۔ یہ نعمتیں بھی لائق شکر ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ قَلِيْلاً مَّا تَشْكُرُوْنَ ○﴾ (10:7)

''بے شک ہم نے تمہیں زمین میں رہنے کے لئے جگہ دی اور اس میں تمہارے لئے سامان زندگی مہیا کیا (لیکن) تم لوگ کم ہی شکر کرتے ہو۔''(سورہ الاعراف، آیت نمبر 10)

یہ ساری نعمتیں وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور کافروں کو یکساں طور پر عطا فرمائی ہیں اور اتنی کثیر تعداد میں عطا فرمائی ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

﴿ وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لاَ تُحْصُوْهَا ﴾ (18:16)

''اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو گے تو ان کا شمار نہیں کر سکو گے۔''(سورہ نحل، آیت نمبر 18)

ان ساری نعمتوں سے بڑھ کر وہ نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے صرف مسلمانوں کو عطا فرمائی ہے وہ ہے ......ایمان کی نعمت......اللہ پر ایمان، رسولوں پر ایمان، کتابوں پر ایمان، فرشتوں پر ایمان، تقدیر پر ایمان اور جنت و جہنم پر ایمان ، ایمان کی نعمت عطا فرمانے کے بعد اللہ تعالی نے امت پر جو احسانِ عظیم کیا ہے وہ یہ ہے کہ انہیں ایسے نبی کی امت میں پیدا فرمایا ہے جو دنیا اور آخرت میں تمام انبیاء کے سردار اور امام ہیں۔ قیامت کے روز شفاعت کے بلند ترین مقام......مقام محمود......پر فائز ہوں گے۔ آپ ﷺ ہی کی شفاعت عظمیٰ سے شفاعت کی ابتداء ہوگی، آپ ﷺ کی ہی شفاعت سب سے پہلے سنی جائے گی اور آپ ﷺ ہی کی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔ آپ ﷺ ہی کی شفاعت سے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا۔ آپ ﷺ ہی کی شفاعت سے اہل ایمان کا سب سے پہلا خوش نصیب گروہ بلا حساب کتاب جنت میں جائے گا، آپ ﷺ ہی کی شفاعت سے اصحاب اعراف جنت میں جائیں گے آپ ہی کی شفاعت سے بہت سے مسلمان، جن کے بارے میں جہنم کا فیصلہ ہو چکا ہوگا جنت میں داخل

کئے جائیں گے۔آپ ﷺ ہی کی شفاعت سے کبائر کے مرتکب جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کئے جائیں گے،آپ ﷺ ہی کی شفاعت سے جَو کے برابر ایمان رکھنے والے مسلمان جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کئے جائیں گے۔آپ ﷺ ہی کی شفاعت سے ذرہ برابر ایمان رکھنے والے لوگ بھی جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کئے جائیں گے۔آپ ﷺ ہی کی شفاعت سے رائی برابر ایمان رکھنے والے لوگ جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کئے جائیں گے۔رسول اکرم ﷺ کی یہ فضیلت اور شان ایسی ہے جس پر قیامت کے روز تمام انبیاء کرام بھی رشک کریں گے۔ **فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ**

قیامت کے روز سارے انبیاء کرام **نَفْسِيْ نَفْسِيْ** کہہ کر اپنی اپنی جان کی امان طلب کررہے ہوں گے اس وقت سید الانبیاء ہی ہوں گے جو **رَبِّ اُمَّتِيْ رَبِّ اُمَّتِيْ** پکار کر اپنی امت کی بخشش اور سلامتی کی دعا مانگ رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہر نبی سے ایک دعا قبول کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔تمام انبیاء اپنی اپنی دعائیں دنیا میں مانگ چکے ہیں۔صرف ہمارے پیارے رسول اکرم ﷺ ہی وہ اکیلے رؤف اور رحیم رسول ہیں جنہوں نے اپنی دعا امت کی شفاعت کے لئے محفوظ کررکھی ہے۔(مسلم) وہ ہمارے ہی پیارے رسول، ہمارے ہی رحمت رسول اور ہمارے ہی محسن رسول ہیں جو دنیا میں قیامت کا ہولناک منظر یاد کرکے **اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ** پکار پکار کر آنسو بہاتے رہے اور امت کی مغفرت کی التجائیں فرماتے رہے۔(مسلم) وہ ہمارے ہی محسن، ہمارے ہی آقا، ہمارے ہی شفیع رسول ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اس بات کا اختیار دیا کہ اگر وہ پسند کریں تو اپنی آدھی امت کو جنت میں لے جائیں اور اگر پسند کریں تو شفاعت کا حق محفوظ کرلیں، کروڑہا کروڑ رحمتیں ہوں اس رسول رحمت پر، جس نے ہم جیسے گنہگاروں کے لئے شفاعت کا حق محفوظ کرنا پسند فرمالیا۔

حقیقت یہ ہے کہ ایسے شفیع اور مشفع رسول ﷺ کی امت سے پیدا فرما کر اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ پر وہ احسان عظیم کیا ہے کہ اگر اس امت کا ہر شخص ہر سانس کے ساتھ اپنے رب رحیم وکریم کا شکر ادا کرے تو زندگی کے آخری سانس تک حق شکر ادا نہیں کرسکتا۔خاص طور پر مجھ جیسے گنہگاروں کو تو اس نعمت عظمٰی پر اللہ

تعالیٰ کا شکرادا کرنا اپنے اوپر اس طرح واجب کرلینا چاہئے جس طرح نماز روزہ واجب ہے، جن کے دامن میں رسول رحمت کی شفاعت کے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں!

اللہ تعالیٰ کا شکر زبانی اور عملی دونوں طرح سے کرنا چاہئے ۔ زبانی شکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تحمید، تقدیس، تکبیر اور تہلیل کے کلمات ادا کئے جائیں، اللہ کا ذکر کیا جائے اور مسنون دعاؤں کا کثرت سے اہتمام کیا جائے۔

عملی شکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس قدر عبادت کی جائے کہ انسان عبادت کرتے کرتے تھک جائے۔ کثرت سے نفل نماز ادا کرنا، کثرت سے نفل روزے رکھنا، کثرت سے نفلی صدقہ وخیرات کرنا، کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کرنا، یہ سب عملی شکر کی قسمیں ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَاشْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○ ﴾(114:16)

''اللہ کی نعمتوں کا شکرادا کرو اگر تم واقعی اسی کی عبادت کرتے ہو۔''(سورہ النحل، آیت نمبر 114)

اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا، اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا، اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے میں شامل ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ○﴾ (123:37)

''اللہ کے حضور تقویٰ اختیار کرو امید ہے تم لوگ شکر گزار بن کر رہو گے۔''(سورہ آل عمران، آیت نمبر 123)

پس ہم پر واجب ہے کہ ہم زبانی اور عملی دونوں طرح سے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں اور شکر بجالانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے درج ذیل الفاظ میں شکر کی توفیق بھی طلب کرتے رہیں۔

﴿رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○﴾(15:46)

''اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہوجائے اور تو میری اولاد کی بھی

اصلاح فرما دے۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔'' (سورہ احقاف، آیت نمبر 15)

mmm

قارئین کرام! ''شفاعت کا بیان'' تفہیم السنہ کی سولہویں کتاب الحمدللہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔اس سے اگلی کتاب ان شاءاللہ ''قبر کا بیان'' ہوگی۔

حسب سابق صحتِ احادیث کا پورا پورا اہتمام کیا گیا ہے اور اس معاملے میں شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق پر اعتماد کیا گیا ہے۔

دورانِ تالیف مجھے اپنی کم علمی اور کم مائیگی کے ساتھ ساتھ اپنی بہت سی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا احساس مسلسل رہتا ہے لیکن میرے رب رحیم وکریم کی رحمت اور کرم میری لغزشوں اور کوتاہیوں کے مقابلے میں بہت وسیع ہے اور وہی دنیا اور آخرت میں میرا زادِ سفر ہے مجھے اس کی رحمت اور کرم سے امید ہے کہ وہ میرے تمام چھوٹے بڑے، اگلے پچھلے، ظاہر و باطن گناہوں سے درگزر فرمائے گا اور میری کم علمی اور کم مائیگی کو اپنی بے پایاں رحمت کے پردے میں ڈھانپ دے گا۔اِنَّهٗ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُ وْفٌ رَحِيْمٌ

گزشتہ طویل عرصہ سے کتبِ حدیث کی تیاری میں حصہ لینے والے واجب الاحترام علماء کرام اور حلقہ احباب کا تہہ دل سے ممنونِ احسان ہوں جنہوں نے قدم قدم پر مجھے ہر طرح کے تعاون سے نوازا۔ میں اپنے ان قارئین کرام کا بھی بصمیمِ قلب شکر گزار ہوں جو مجھے اپنی مخلصانہ دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔ان حضرات کے لئے بھی دعا گو ہوں جو ان کتب کے تراجم محض اشاعتِ حدیث کے جذبہ سے کر رہے ہیں۔ کمپوزنگ اور طباعت کے محنت طلب اور صبر آزما مراحل طے کرنے میں برادرم خالد محمود کیلانی اور برادرم ہارون الرشید کیلانی کا تعاون میرے لئے بہت ہی مددگار ثابت ہوتا ہے۔اللہ کریم تمام حضرات کو دنیا اور آخرت کے انعامات سے نوازے اور ہر جگہ عزت افزائی فرمائے۔آمین!

الٰہ العالمین! ہم سب تیرے نہایت عاجز، حقیر اور گنہگار بندے ہیں تو اپنے فضل وکرم سے اشاعتِ

حدیث کی یہ حقیر سی خدمت اپنی بارگاہ صمدی میں قبول فرما اور قیامت کے روز اسے ہمارے لئے رسول رحمت ﷺ کی شفاعتِ عظمیٰ کے لئے ذریعہ بنا۔ آمین!

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ○﴾

محمد اقبال کیلانی

الریاض ، سعودی عرب

2– جمادی الاول 1421ھ

2– اگست 2000ء

تَعْــــرِيْفُ الشَّــفَــاعَـــةِ

شفاعت کا مطلب

مَسئله 1 شفاعت کا مطلب کسی کے لئے سفارش کرنا ہے خواہ اچھی ہو یا بری۔

﴿ مَـنْ يَّشْـفَـعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهُ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهُ كِفْلٌ مِّنْهَا وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝ ﴾(85:4)

''جو شخص (کسی کے لئے) اچھی سفارش کرے گا (خواہ قبول ہو یا نہ ہو) اسے اس کے ثواب میں سے حصہ ملے گا اور جو برائی کی سفارش کرے گا اسے اس کے گناہ میں سے حصہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا نگہبان ہے۔'' (سورہ نساء، آیت نمبر 85)

عَـنْ مُـعَاوِيَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ ((إِشْفَعُوْا تُوْجَرُوْا)) رَوَاهُ النِّسَائِىُّ [1] (صحيح)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سفارش کرو، ثواب پاؤ گے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 2 شرع میں شفاعت سے مراد قیامت کے روز ملائکہ، انبیاء اور اہل ایمان کا موحد گنہگاروں کے لئے مغفرت کی سفارش کرنا ہے جس کے بعد وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ ﷺ مَـرْفُوْعاً قَالَ ((فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ شَفَعَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَ شَـفَـعَ الـنَّبِيُّـوْنَ وَ شَـفَـعَ الْـمُؤْمِنُوْنَ وَ لَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ

[1] كتاب الزكاة ، باب الشفاعة ، فى الصدقة (2397:2)

فَيَخْرُجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''(قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ فرمائے گا، فرشتے بھی سفارش کر چکے، انبیاء بھی سفارش کر چکے، اہل ایمان بھی سفارش کر چکے، اب کوئی باقی نہیں رہا سوائے ارحم الراحمین کے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جہنم سے اپنی مٹھی بھر کر لوگوں کو نکالیں گے۔ یہ وہ (مُوَحِّد) لوگ ہوں گے جنہوں نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

⁂

[1] کتاب الایمان، باب اثبات الرؤیۃ المؤمنین فی الاخرۃ ربھم

أَلشَّفَاعَةُ حَقٌّ

شفاعت برحق ہے

مَسئلہ 3 مُوحّد گنہگاروں کو اللہ تعالیٰ شفاعت کے بعد جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمائیں گے۔

عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ : قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ أَ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَخْرُجُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ! رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت حماد بن زید رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے پوچھا ''کیا تو نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے ''اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو سفارش کی وجہ سے جہنم سے نکالے گا؟'' انہوں نے جواب دیا ''ہاں ! میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِاُذُنَيْهِ يَقُوْلُ ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَخْرُجُ نَاسًا مِنَ النَّارِ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں کانوں سے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''اللہ تعالیٰ (بعض) لوگوں کو (سفارش کے بعد) جہنم سے نکالے گا اور جنت میں داخل فرمائے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ ، ❷ کتاب الایمان ، باب اثبات الشفاعة

أَلْعَقِيْدَةُ الشِّرْكِيَّةُ فِي الشَّفَاعَةِ

شفاعت کا مشرکانہ عقیدہ

مَسئلہ 4 کسی نبی، ولی، قطب، ابدال، عالم، شہید یا پیرو مرشد کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے سفارش کر کے جسے چاہیں گے بخشوالیں گے، اللہ ان کی سفارش رد نہیں کر سکتا، مشرکانہ عقیدہ ہے۔

﴿ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لاَ يَضُرُّهُمْ وَ لاَ يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ أَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لاَ يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلاَ فِي الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ ﴾ (18:10)

مشرک اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان کی عبادت کرتے ہیں جو انہیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں اے نبی ان سے کہو کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں؟ پاک ہے وہ اور بالاتر ہے اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں۔'' (سورہ یونس، آیت نمبر 18)

﴿ وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ لاَ يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَ هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ○ ﴾ (36:74-75)

''انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبود اس لئے بنا رکھے ہیں تاکہ (قیامت کے روز) وہ مدد کئے جائیں حالانکہ وہ ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے بلکہ یہ (مشرک) لوگ الٹے ان (شریکوں) کے لئے حاضر باش لشکر بنے ہوئے ہیں۔ (سورہ یٰسین، آیت نمبر 74-75)

﴿ وَ الَّـذِيْـنَ اتَّـخَـذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لاَ يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ○﴾(3:39)

’’وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو اپنا سرپرست بنا رکھا ہے (وہ یہ سمجھتے ہیں کہ) ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کروا دیں۔ اللہ تعالیٰ یقیناً (قیامت کے روز) ان تمام باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی جھوٹے اور منکر حق کو ہدایت نہیں دیتا۔‘‘ (سورہ زمر، آیت نمبر 3)

مَسئلہ 5 کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کا محبوب سمجھ کر یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے اختیارات میں سے کچھ اختیارات عطا فرمائے ہیں لہٰذا قیامت کے روز اس کی سفارش ہمیں اللہ کی پکڑ سے بچالے گی، مشرکانہ عقیدہ ہے۔

عَـنِ ابْـنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ قَالَ : فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَيْـلَكُمْ قَدْ قَدْ فَيَقُوْلُوْنَ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَ مَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَ هُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مشرکین کہا کرتے تھے ’’اے اللہ! ہم حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں۔‘‘ رسول اکرم ﷺ فرماتے ’’خرابی ہو تمہارے لئے، بس یہیں تک (تلبیہ) رہنے دو (یعنی اس کے بعد مشرکوں کے کہے ہوئے الفاظ نہ کہو) مشرک آگے یہ کہتے، مگر ایک تیرا شریک ہے اور اس کا بھی مالک تو ہی ہے اور وہ کسی چیز کا مالک نہیں، مشرک یہ الفاظ کہتے اور بیت اللہ شریف کا طواف کرتے۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مشرکوں کے تلبیہ سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ مشرک تمام مخلوق کا مالک اور خالق اللہ تعالیٰ ہی کو سمجھتے تھے لیکن اپنے بزرگوں اور ولیوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ خود اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے اختیارات میں سے کچھ اختیارات دے رکھے ہیں، لہٰذا وہ اللہ کے ہاں سفارش کرکے انہیں بخشوا سکتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے اسی عقیدہ کو مشرکانہ قرار دیتے ہوئے تلبیہ کے الفاظ ’’مگر ایک تیرا شریک ہے......‘‘ ادا کرنے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو منع فرما دیا۔

◎◎◎

[1] كتاب الحج ، باب التلبية و صفتها

إِبْطَالُ الْعَقِيْدَةُ الشِّرْكِيَّةِ

شفاعت کے مشرکانہ عقیدہ کا ابطال

مَسئلہ 6 مشرکانہ عقیدہ رکھنے والوں کے لئے قیامت کے روز کوئی سفارشی نہیں ہوگا۔

﴿ وَ ذَكِّرَ بِهٖ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لاَ شَفِيْعٌ وَ إِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَآ ○ ﴾(70:6)

''اور یہ قرآن سنا کر نصیحت کرتے رہو کہیں کوئی شخص اپنے کرتوتوں کی پاداش میں گرفتار نہ ہو جائے اور گرفتار بھی اس حال میں ہو کہ اسے اللہ سے بچانے والا کوئی حامی و ناصر اور سفارشی موجود نہ ہو، اور اگر وہ کوئی چیز فدیہ میں دے کر چھوٹنا چاہے تو وہ بھی قبول نہ کی جائے۔'' (سورہ انعام، آیت نمبر 70)

﴿ يَـا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْآ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَ لاَ خُلَّةٌ وَّ لاَ شَفَاعَةٌ وَ الْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ○﴾ (254:2)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! ہم نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں کوئی خرید و فروخت، دوستی اور سفارش کام نہیں آئے گی اور کافر تو ہیں ہی ظالم۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 254)

﴿ وَاتَّـقُـوْا يَـوْمًـا لَّا تَـجْـزِىْ نَـفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّ لاَ يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لاَ تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ لاَ هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○﴾ (123:2)

''اور ڈرو اس دن سے جب کوئی کسی کے ذرا کام نہ آئے گا نہ کسی سے فدیہ قبول کیا جائے گا نہ کوئی

سفارش ہی کسی کو فائدہ دے گی اور نہ ہی وہ مدد کئے جائیں گے۔'' (سورہ بقرہ آیت نمبر 123)

﴿ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ ○﴾ (48:74)

''مشرکوں کو کسی سفارشی کی سفارش (قیامت کے روز) فائدہ نہیں دے گی۔'' (سورہ مدثر، آیت نمبر 48)

مسئلہ 7 اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو عذاب دینا چاہے گا، کوئی بڑی سے بڑی برگزیدہ ہستی بھی ان کی سفارش نہیں کر سکے گی۔

﴿ وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِيْنَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّ لاَ شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ○﴾ (18:40)

''اے محمد! ان کو ڈراؤ اس دن سے جو قریب آ گیا ہے جب کلیجے منہ کو آ رہے ہوں گے اور لوگ چپ چاپ غم کے گھونٹ پی رہے ہوں گے (اس روز) ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا نہ سفارشی جس کی بات مانی جائے۔'' (سورہ مومن، آیت نمبر 18)

﴿ اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ مَالَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا شَفِيْعٍ اَفَلاَ تَتَذَكَّرُوْنَ ○﴾ (4:32)

''وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان ساری چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کے بعد عرش پر جلوہ فرما ہوا اس کے سوا نہ تمہارا کوئی دوست ہے نہ سفارشی کیا تم لوگ اب بھی نہ سمجھو گے۔'' (سورہ سجدہ، آیت نمبر 4)

﴿ يَوْمَ لاَ تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَ الْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ○﴾ (19:82)

''اس روز کوئی نفس کسی دوسرے کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکے گا اور فیصلہ کا اختیار اس روز صرف اللہ کے ہاتھ میں ہوگا۔'' (سورہ انفطار، آیت نمبر 19)

مسئلہ 8 مشرک لوگ قیامت کے روز اپنے سفارشیوں کو تلاش کریں گے انہیں

کوئی سفارشی نظر نہیں آئے گا۔

﴿ يَوْمَ يَأْتِىْ تَأْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَا اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِىْ كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴾ (53:7)

''جس روز انجام سامنے آ گیا تو وہی لوگ جو پہلے اس انجام کو بھولے ہوئے تھے کہیں گے، واقعی ہمارے رب کے رسول حق لے کر آئے تھے پھر کیا اب ہمیں کچھ سفارشی ملیں گے جو ہمارے حق میں سفارش کریں؟ یا پھر ہمیں دوبارہ واپس (دنیا میں) بھیج دیا جائے تاکہ وہ جو کچھ پہلے کرتے تھے اس کے برعکس نیک عمل کر کے دکھائیں۔ان لوگوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا اور وہ سارے جھوٹ ان سے گم ہو گئے جو انہوں نے تصنیف کر رکھے تھے۔'' (سورہ اعراف، آیت نمبر 53)

مسئلہ 9 اللہ کی ساری مخلوق میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کی محبوب اور برگزیدہ ہستی ایسی نہیں جو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے زبردستی اپنی سفارش منوا سکے۔

﴿ وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّ لَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴾ (51:6)

''اور اے محمد! تم اس قرآن کے ذریعے ان لوگوں کو ڈراؤ جنہیں اس بات کا خوف لاحق ہے کہ وہ اپنے رب کے پاس اس حال میں پیش کئے جائیں گے کہ اس کے سوا (وہاں) کوئی ایسا (ذی اقتدار) نہیں ہوگا جو ان کا حامی و ناصر ہو یا ان کی سفارش کرے، ممکن ہے یہ لوگ تقویٰ اختیار کر لیں۔'' (سورہ انعام، آیت نمبر 51)

﴿ أَ فَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ أَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ﴾ (19:39)

''(اے نبی!) اس شخص کو کون بچا سکتا ہے جس پر عذاب کا فیصلہ چسپاں ہو چکا ہو؟ کیا تم اسے بچا سکتے ہو جو آگ میں گر چکا ہے۔'' (سورہ زمر، آیت نمبر 19)

﴿ءَ أَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّ لَا يُنْقِذُوْنِ ۝﴾ (36:[illegible])

”کیا میں اسے چھوڑ کر دوسرے معبود بنالوں؟ حالانکہ اگر رحمٰن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو نہ ان معبودوں کی شفاعت میرے کام آ سکتی ہے نہ ہی مجھے وہ چھڑا سکتے ہیں۔“ (سورہ یٰسین، آیت نمبر 23)

مَسئلہ 10 لوگوں کے اپنے بنائے ہوئے سفارشی قیامت کے روز کسی کام نہیں آئیں گے۔

﴿أَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (43:39)

”کیا لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا سفارشی بنا رکھا ہے ان سے پوچھو کیا وہ شفاعت کر سکتے ہیں جن کے اختیار میں کچھ بھی نہ ہو اور وہ سمجھتے بھی نہ ہوں؟“ (سورہ زمر، آیت نمبر 43)

مَسئلہ 11 قیامت کے روز مشرک اپنے عقیدے کے باطل ہونے کا خود اعتراف کریں گے۔

﴿تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَ مَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ فَمَا لَنَا مِنْ شٰفِعِيْنَ ۝ وَ لَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۝ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (26:97-102)

”اللہ کی قسم! ہم تو سخت گمراہی میں مبتلا تھے جب تم کو رب العالمین کا شریک ٹھہرا رہے تھے ہمیں تو (ان) مجرم لوگوں نے ہی گمراہ کیا ہے (جس کا نتیجہ ہے کہ آج) ہمارا کوئی سفارشی ہے نہ جگری دوست، کاش! ہمیں ایک دفعہ پھر پلٹنے کا موقع مل جائے تو ہم مومن ہوں۔“ (سورہ شعراء، آیت نمبر 97-102)

﴿وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَ كَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝﴾ (30:12-13)

''جب قیامت قائم ہوگی تو مجرم لوگ ہکا بکا رہ جائیں گے ان کے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں سے کوئی بھی ان کا سفارشی نہ بنے گا اس وقت مجرم لوگ اپنے شریکوں کے (بااختیار ہونے سے) انکار کر دیں گے۔'' (سورہ روم، آیت نمبر 12-13)

مسئلہ 12 مشرک کے لئے کی گئی سفارش اسے ذرہ برابر فائدہ نہیں دے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((یَلْقٰی اِبْرَاهِیْمُ علیه السلام اَبَاهُ آزَرَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ عَلٰی وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَ غَبَرَةٌ فَیَقُوْلُ لَهٗ إِبْرَاهِیْمُ أَلَمْ أَقُلْ لَکَ لاَ تَعْصِنِیْ فَیَقُوْلُ اَبُوْهُ فَالْیَوْمَ لاَ اَعْصِیْکَ فَیَقُوْلُ اِبْرَاهِیْمُ یَا رَبِّ! اِنَّکَ وَعَدْتَّنِیْ اَنْ لاَ تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ فَاَیُّ خِزْیٍ أَخْزٰی مِنْ اَبِیَ الْاَبْعَدِ؟ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَی الْکَافِرِیْنَ ثُمَّ یُقَالُ یَا اِبْرَاهِیْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَیْکَ فَیَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِیْخٍ مُلْتَطِخٍ فَیُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن اپنے باپ آزر کو اس حال میں دیکھیں گے کہ اس کے منہ پر سیاہی اور گرد و غبار جما ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے ''میں نے دنیا میں تمہیں کہا نہیں تھا کہ میری نافرمانی نہ کر؟'' آزر کہے گا ''اچھا آج میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔'' حضرت ابراہیم علیہ السلام (اپنے رب سے درخواست کریں گے) ''اے میرے رب! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کرے گا، لیکن اس سے زیادہ رسوائی اور کیا ہوگی کہ میرا باپ تیری رحمت سے محروم ہے۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''میں نے جنت کافروں پر حرام کر دی ہے۔'' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''اے ابراہیم! تمہارے دونوں پاؤں کے نیچے کیا ہے؟'' حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھیں گے کہ غلاظت میں لت پت ایک بجو ہے جسے پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 13 باطل عقیدہ شفاعت پر قرآن مجید کا ایک طنزیہ تبصرہ!

[1] کتاب بدء الخلق ، باب قول اللہ تعالی ﴿واتخذا اللہ ابراهیم خلیلا﴾

﴿ وَ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ تَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ وَ مَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَ ضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○﴾ (94:6)

''(دیکھ لو) تم لوگ ویسے ہی تن تنہا ہمارے سامنے حاضر ہو گئے ہو جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی بار اکیلا پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے تمہیں دنیا میں دیا تھا وہ سب تم پیچھے چھوڑ آئے ہو اور اب ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو بھی دیکھتے ہیں جن کے متعلق تم سمجھتے تھے کہ تمہاری حاجتیں پوری کرنے (یا مرادیں برلانے) میں ان کا بھی کوئی حصہ ہے۔ تمہارے آپس کے رابطے ٹوٹ گئے اور تم سے وہ تمہارے (سفارشی) گم ہو گئے جن کے بارے میں تم (سفارش) کا گمان رکھتے تھے۔'' (سورہ انعام، آیت 94)

أَلْعَـقِيْـدَةُ الصَّحِيْحَةُ فِى الشَّفَاعَةِ
شفاعت کا صحیح عقیدہ

مَسئلہ 14 کسی کو شفاعت کی اجازت دینے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

مَسئلہ 15 کسی کی شفاعت قبول کرنے یا نہ کرنے کا اختیار بھی صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

﴿ يَوْمَ لاَ تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَ الْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۞﴾ (19:82)

''اس روز کوئی نفس کسی دوسرے کے لئے کچھ نہیں کر سکے گا اور فیصلہ کا اختیار اس روز صرف اللہ کے ہاتھ میں ہوگا۔'' (سورہ انفطار، آیت نمبر 19)

﴿ مَنْ ذَالَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلاَّ بِاِذْنِهٖ ۞﴾ (255:2)

''کون ہے جو اللہ کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے؟'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 255)

﴿ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلاَّ مِنْ بَعْدِ إِذْنِهٖ ۞﴾ (3:10)

''کوئی سفارش کرنے والا نہیں اِلاّ یہ کہ اس کی اجازت کے بعد سفارش کرے۔'' (سورہ یونس، آیت نمبر 3)

﴿ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۞﴾ (44:39)

''کہہ دیجئے کہ تمام سفارش کا مختار اللہ تعالیٰ ہی ہے زمین و آسمان کی بادشاہی اسی کی ہے پھر تم سب اس کی طرف پلٹائے جاؤ گے۔'' (سورہ زمر، آیت نمبر 44)
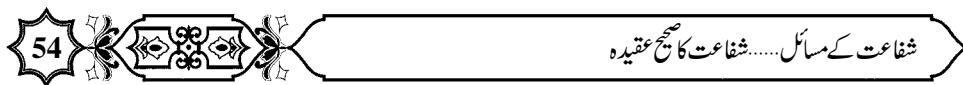
مَسئلہ 16 قیامت کے روز صرف وہی شخص شفاعت کر سکے گا جسے اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے اور صرف اسی شخص کے لئے سفارش کی جا سکے گی جس کے لئے اللہ تعالیٰ کی اجازت ہوگی۔

﴿ یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِیَ لَهُ قَوْلاً ○﴾ (109:20)

''قیامت کے روز کوئی سفارش فائدہ نہ دے گی سوائے اس شخص کی سفارش کے جسے رحمان نے اجازت دی ہو اور اس سفارشی کی بات اللہ تعالیٰ کو پسند بھی آئے۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 109)

﴿ وَ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهُ ○﴾ (23:34)

''اور اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی سفارش کسی کو فائدہ نہیں دے سکتی سوائے اس کے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی ہو۔'' (سورہ سبا، آیت نمبر 23)

﴿ یَوْمَ یَاْتِ لَا تَکَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ○﴾ (105:11)

''جب وہ دن آئے گا تو کسی کو بات کرنے کی مجال نہ ہوگی سوائے اللہ تعالیٰ کی اجازت کے۔'' (سورہ ہود، آیت نمبر 105)

مَسئلہ 17 توحید کی قولاً اور عملاً گواہی دینے والے ہی شفاعت کر سکیں گے۔

﴿ وَ لَا یَمْلِکُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ○﴾ (86:43)

''اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جنہیں یہ (مشرک) پکارتے ہیں وہ کسی سفارش کا اختیار نہیں رکھتے مگر وہ سفارش کریں گے جنہوں نے (دنیا میں) حق بات (یعنی توحید) کی گواہی دی علم (وحی) کی بنیاد پر۔'' (سورہ زخرف، آیت نمبر 86)

مَسئلہ 18 قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی عظمت، کبریائی اور جلال کے خوف سے (سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے علاوہ) تمام کبار انبیاء، حتی کہ حضرت ابراہیم

خلیل اللہ، حضرت موسیٰ کلیم اللہ، حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہم السلام بھی اللہ کے حضور سفارش کے لئے کھڑے ہونے کی جرأت نہیں کر پائیں گے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 31 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 19 شفاعت صرف اس کی قبول ہوگی جس نے شرک نہ کیا ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ عَلٰی جَنَازَتِہٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلاً لاَ یُشْرِکُوْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلاَّ شَفَّعَھُمُ اللّٰہُ فِیْہِ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جس مسلمان میت کے جنازے پر چالیس ایسے آدمی نماز جنازہ پڑھیں جنہوں نے کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرایا ہو تو اللہ اس میت کے حق میں ان لوگوں کی سفارش قبول فرماتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 20 شفاعت صرف اس کے حق میں قبول ہوگی جس نے شرک نہ کیا ہو۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 35 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

○○○

---

[1] کتاب الجنائز ، باب من صلی علیه مائة شفعوا فیه

اَلشَّفَاعَةُ وَالْمَلٰئِكَةُ

شفاعت اور فرشتے

مسئلہ 21 سید الملائکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش نہیں کریں گے۔

مسئلہ 22 فرشتے صرف اسی کے لئے سفارش کریں گے جس کے لئے اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے۔

﴿ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ○﴾ (38:78)

''جس روز جبرائیل اور ملائکہ صف بستہ (اللہ کے حضور) کھڑے ہوں گے تو کوئی نہ بولے گا سوائے اس کے جسے رحمان اجازت دے اور وہ اللہ کی مرضی کے مطابق ٹھیک بات کہے۔'' (سورہ نباء، آیت نمبر 38)

﴿ وَ لَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَ هُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ○﴾ (28:21)

''اور فرشتے کسی کے لئے سفارش نہیں کرتے سوائے اس کے جس کے حق میں اللہ تعالیٰ سفارش سننا پسند فرمائے اور فرشتوں کا اپنا حال یہ ہے کہ وہ اس کے ڈر سے کانپ رہے ہیں۔'' (سورہ انبیاء، آیت نمبر 28)

﴿ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○﴾ (6:66)

''فرشتے کبھی اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم انہیں دیا جاتا ہے وہ بجالاتے ہیں۔'' (سورہ تحریم، آیت 6)
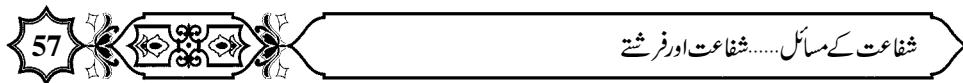
مَسئلہ 23 آسمانوں کے سارے فرشتے مل کر بھی سفارش کریں اور کسی کو اللہ کی پکڑ سے بچانا چاہیں تو نہیں بچا سکتے جب تک اللہ نہ چاہے۔

﴿ وَ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْضٰى ○﴾ (26:53)

''اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے موجود ہیں لیکن ان کی سفارش کچھ بھی کام نہیں آسکتی جب تک اللہ تعالیٰ انہیں کسی ایسے شخص کے حق میں اجازت نہ دے جس کے لئے اللہ سفارش سننا چاہے اور سفارش پسند کرے۔'' (سورہ نجم، آیت نمبر 26)

❀❀❀

اَلشَّفَاعَةُ وَالْأَنْبِيَآءُ

شفاعت اور انبیاء

مَسئلہ 24 حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام اپنی تمام تر فضیلتوں کے باوجود قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ڈر سے شفاعت نہیں کر پائیں گے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 31 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 25 حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے روز اپنے باپ کے لئے سفارش کریں گے جسے اللہ تعالیٰ رد فرما دیں گے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 12 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 26 حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنے بیٹے کے لئے سفارش کی جسے اللہ تعالیٰ نے رد فرما دیا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 36 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 27 حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے روز اپنی امت کے لئے ڈرتے ڈرتے بڑی عاجزی اور انکساری سے سفارش کریں گے۔

﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَ اِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○﴾ (118:5)

”(یا اللہ!) اگر آپ انہیں سزا دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر معاف فرما دیں تو آپ غالب اور حکمت والے ہیں۔“ (سورہ مائدہ، آیت نمبر 118)

مَسئلہ 28 رسول اکرم ﷺ نے عبداللہ بن ابی (منافق) کی نمازِ جنازہ پڑھ کر شفاعت کی، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی شفاعت قبول نہ فرمائی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ جَاءَ اِبْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهٗ اَنْ یُعْطِیَهٗ قَمِیْصَهٗ یُکَفِّنُ فِیْهِ اَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهٗ اَنْ یُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِیُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَقَامَ عُمَرُ ؓ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ! أَتُصَلِّیْ عَلَیْهِ وَ قَدْ نَهَاکَ رَبُّکَ اَنْ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّمَا خَیَّرَنِیَ اللّٰهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْلَهُمْ اَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً وَ سَأَزِیْدُهٗ عَلَی السَّبْعِیْنَ)) قَالَ : اِنَّهٗ مُنَافِقٌ ، قَالَ : فَصَلّٰی عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ وَ لاَ تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَ لاَ تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی (منافق) فوت ہوا تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ بن ابی (جو کہ مخلص صحابی تھے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے قمیص عطا فرمانے کی درخواست کی تاکہ اپنے باپ کو اس میں کفن دے سکیں۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنی قمیص عنائت فرما دی پھر حضرت عبداللہ ؓ نے درخواست کی ''یا رسول اللہ ﷺ! میرے باپ کی نمازِ جنازہ پڑھائیں۔'' (آپ ﷺ نمازِ جنازہ پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو) حضرت عمر ؓ آپ کا دامن پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ اس (منافق) کی نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے (مجھے منع نہیں فرمایا بلکہ) اختیار دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے ''تم خواہ ان منافقوں کے لئے دعا کرو یا نہ کرو، اگر ستر مرتبہ کرو تب بھی اللہ انہیں معاف نہیں کرے گا۔'' لہٰذا میں ستر مرتبہ سے زیادہ دعا کروں گا۔'' حضرت عمر ؓ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! وہ تو منافق تھا۔'' (رسول اکرم ﷺ نے حضرت عمر ؓ کی بات نہ مانی اور) عبداللہ بن ابی کی نمازِ جنازہ پڑھائی جس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی ''ان منافقوں میں سے کوئی مرے تو اس پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر (دعا کے لئے) کھڑے ہونا۔'' (9:84) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ کتاب التفسیر ، باب قوله : استغفرلهم أو لا تستغفر لهم

شُرُوْطُ قُبُوْلِ الشَّفَاعَـــةِ

قبولیتِ شفاعت کی شرائط

مَسئلہ 29 قبولیت شفاعت کے لئے تین شرطیں ہیں۔

ا – إِذْنُ اللّٰهِ لِلشَّفِيْعِ
شفاعت کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی اجازت

ب– إِذْنُ اللّٰهِ لِلْمَشْفُوْعِ
شفاعت پانے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی اجازت

ج– أَلْمَشْفُوْعُ يَجِبُ أَنْ يَكُوْنَ مُوَحِّدًا
شفاعت پانے والے کا موحد ہونا۔

ا – إِذْنُ اللّٰهِ لِلشَّفِيْعِ

شفاعت کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی اجازت

مَسئلہ 30 انبیاء، ملائکہ اور اہل ایمان اللہ تعالیٰ کی اجازت سے شفاعت کریں گے۔

﴿مَنْ ذَالَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِإِذْنِهٖ ○﴾ (255:2)

''کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے گا۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 255)

﴿ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهٖ ○﴾ (3:10)

''کوئی سفارش کرنے والانہیں الّا یہ کہ اس کی اجازت سے سفارش کرے۔''(سورہ یونس، آیت نمبر 3)

﴿قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ○﴾ (44:39)

''اے محمد! کہہ دیجئے کہ سفارش (کی اجازت دینے کا اختیار) سارے کا سارا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔''(سورہ زمر، آیت نمبر 44)

مَسئلہ 31 سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ بھی شفاعت کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کریں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ : أُتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَیْهِ الذِّرَاعُ وَ كَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ ((أَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ ذٰلِکَ یَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ یُسْمِعُهُمُ الدَّاعِیْ وَ یَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَ تَدْنُو الشَّمْسَ فَیَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَ الْكَرْبِ مَا لاَ یُطِیْقُوْنَ وَ لاَ یَحْتَمِلُوْنَ فَیَقُوْلُ النَّاسُ أَلاَ تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلاَ تَنْظُرُوْنَ مَنْ یَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰی رَبِّكُمْ فَیَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَیْكُمْ بِآدَمَ فَیَأْتُوْنَ آدَمَ عَلَیْهِ السَّلاَمَ فَیَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَکَ اللّٰهُ بِیَدِهٖ وَ نَفَخَ فِیْکَ مِنْ رُوْحِهٖ وَ آمَرَ الْمَلٰئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَکَ اِشْفَعْ لَنَا إِلٰی رَبِّکَ أَلاَ تَرٰی إِلٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ ؟ أَلاَ تَرٰی إِلٰی مَا قَدْ بَلَغَنَا ؟ فَیَقُوْلُ آدَمُ إِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضْبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَ لَنْ یَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَ إِنَّهٗ قَدْ نَهَانِیْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَیْتُهٗ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِی اذْهَبُوْا إِلٰی غَیْرِی اذْهَبُوْا إِلٰی نُوْحٍ فَیَأْتُوْنَ نُوْحًا عَلَیْهِ السَّلاَمَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا نُوْحُ اِنَّکَ أَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ إِلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ وَ قَدْ سَمَّاکَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اِشْفَعْ لَنَا إِلٰی رَبِّکَ أَلاَ تَرٰی إِلٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ ؟ فَیَقُوْلُ إِنَّ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضْبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَ لَنْ یَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَ إِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِیْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰی قَوْمِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِی اذْهَبُوْا إِلٰی غَیْرِی اذْهَبُوْا إِلٰی إِبْرَاهِیْمَ فَیَأْتُوْنَ إِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلاَمُ فَیَقُوْلُوْنَ یَا إِبْرَاهِیْمُ أَنْتَ نَبِیُّ

اللّٰہِ وَ خَلِیْلُہُ مِنْ أَھْلِ الْاَرْضِ اِشْفَعْ لَنَا إِلٰی رَبِّکَ أَلاَ تَرٰی إِلٰی مَا نَحْنُ فِیْہِ فَیَقُوْلُ لَھُمْ إِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضْبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَہُ مِثْلَہُ وَ لَنْ یَغْضَبَ بَعْدَہُ مِثْلَہُ وَ إِنِّیْ قَدْ کُنْتُ کَذَبْتُ ثَلاَثَ کَذِبَاتٍ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِی اذْھَبُوْا إِلٰی غَیْرِی اذْھَبُوْا إِلٰی مُوْسٰی فَیَأْتُوْنَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلاَمُ فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُوْسٰی أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَضَّلَکَ اللّٰہُ بِرِسَالَتِہٖ وَ بِکَلاَمِہٖ عَلَی النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا إِلٰی رَبِّکَ أَلاَ تَرٰی إِلٰی مَا نَحْنُ فِیْہِ ؟ فَیَقُوْلُ إِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضْبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَہُ مِثْلَہُ وَ لَنْ یَغْضَبَ بَعْدَہُ مِثْلَہُ وَ إِنِّیْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِھَا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِی اذْھَبُوْا إِلٰی غَیْرِی اذْھَبُوْا إِلٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَیَأْتُوْنَ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلاَمُ فَیَقُوْلُوْنَ یَا عِیْسٰی أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ کَلِمَتُہُ أَلْقَاھَا إِلٰی مَرْیَمَ وَ رُوْحٌ مِنْہُ وَ کَلَّمْتَ النَّاسَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا اشْفَعْ لَنَا إِلٰی رَبِّکَ أَلاَ تَرٰی إِلٰی مَا نَحْنُ فِیْہِ ؟ فَیَقُوْلُ عِیْسٰی إِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضْبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَہُ مِثْلَہُ قَطُّ وَ لَنْ یَغْضَبَ بَعْدَہُ مِثْلَہُ وَ لَمْ یَذْکُرْ ذَنْبًا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِی اذْھَبُوْا إِلٰی غَیْرِی اذْھَبُوْا إِلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ فَیَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ ﷺ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ خَاتَمُ الْأَنْبِیَاءِ وَ قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلٰی رَبِّکَ أَلاَ تَرٰی إِلٰی مَا نَحْنُ فِیْہِ ؟ فَأَنْطَلِقُ فَآتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِہٖ وَ حُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَیْہِ شَیْئًا لَمْ یَفْتَحْہُ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلِیْ ثُمَّ یُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَکَ سَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ❶

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے لئے گوشت لایا گیا جس میں سے آپ ﷺ کو دستی پیش کی گئی جو آپ ﷺ کو پسند تھی ۔ آپ ﷺ نے اس سے ایک بار نوچا پھر فرمایا ’’قیامت کے روز میں لوگوں کا سردار ہوں گا کیا تم جانتے ہو ایسا کس لئے ہوگا؟ اللہ تعالیٰ اس روز اگلے پچھلے سارے لوگوں کو ایک ہموار میدان میں اکٹھا کرے گا جہاں پکارنے والا انہیں اپنی آواز سنا سکے گا اور دیکھنے والا

❶ کتاب التفسیر ، باب ذریة من حملنا مع نوح

ان سب کو دیکھ سکے گا۔سورج قریب آ جائے گا لوگوں کو اتنی تکلیف اور پریشانی ہوگی جس کی وہ طاقت نہیں رکھیں گے اور برداشت نہیں کر پائیں گے لوگ آپس میں کہیں گے، دیکھو کیسا سخت وقت آن پہنچا ہے کوئی ایسا آدمی تلاش کرو جو تمہارے رب کے حضور سفارش کر سکے۔ چنانچہ ایک دوسرے سے مشورہ کے بعد وہ کہیں گے کہ تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جانا چاہئے۔ چنانچہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے ''آپ ابوالبشر ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا، اپنی روح پھونکی، فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا، آج اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیں (کہ ہمارا حساب کتاب لے کر ہمیں حشر کی تکلیف سے نجات دے) آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں اور کس حال کو پہنچ چکے ہیں۔''[1] حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے ''آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غصہ ہوا نہ اس کے بعد کبھی ہوگا، مجھے اللہ تعالیٰ نے (جنت) میں درخت کے قریب جانے سے منع فرمایا تھا لیکن میں نافرمانی کر بیٹھا جس کی وجہ سے مجھے اپنی جان کی فکر ہے، ہائے میری جان، ہائے میری جان! (تم لوگ) میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، نوح کے پاس چلے جاؤ۔'' لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے ''اے نوح! آپ اہل زمین کی طرف سب سے پہلے رسول تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو شکر گزار بندہ (عبداً شکوراً) کہا ہے، اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیجئے آپ دیکھ رہے ہیں ہماری کیا حالت ہو رہی ہے؟'' حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے ''آج میرا رب اتنے غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنے غصہ میں آیا نہ اس کے بعد کبھی اتنے غصہ میں آئے گا (مجھ سے دنیا میں یہ غلطی ہوئی کہ) میں نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی (اور وہ ساری ہلاک ہوگئی) اس لئے آج تو مجھے بس اپنی جان کی فکر ہے ہائے میری جان، ہائے میری جان! (تم لوگ) میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔'' چنانچہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے ''اے ابراہیم علیہ السلام! آپ اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیجئے آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں؟''

---

[1] یاد رہے دوسری حدیث میں میدان حشر میں جس تکلیف کا ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ سورج صرف ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا اور لوگ اپنے اپنے گناہوں کے مطابق پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ (مسلم)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے ”آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اس قدر غصہ میں آیا نہ اس کے بعد آئے گا (دنیا میں) میں نے تین جھوٹ بولے [1] جس کی وجہ سے مجھے اپنی جان کی فکر ہے (اللہ اس پر پکڑ نہ لے) ہائے میری جان، ہائے میری جان! میری علاوہ تم کسی اور کے پاس جاؤ، موسیٰ کے پاس چلے جاؤ (شاید وہ تمہاری سفارش کر سکیں)“ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے ”اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت سے آپ کو فضیلت عطا فرمائی اور آپ سے ہم کلام ہو کر سارے لوگوں پر فضیلت دی آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیجئے آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ہماری کیا حالت ہو رہی ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے، آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے اتنا غصہ میں آیا نہ اس کے بعد کبھی اتنے غصہ میں آئے گا (دنیا میں) میں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا جسے قتل کرنے کا مجھے کوئی حکم نہ تھا جس کی وجہ سے مجھے اپنی جان کی فکر ہے، ہائے میری جان، ہائے میری جان! تم لوگ میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔“ چنانچہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے ”اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اور اس کا فرمان ہیں، جو اس نے مریم کی طرف القا کیا اور اللہ کی روح ہیں آپ نے بچپن کی عمر میں گود میں رہ کر لوگوں سے باتیں کیں، آج ہمارے لئے (اللہ کے حضور) سفارش کر دیجئے، آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ہماری کیا حالت ہو رہی ہے؟“ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے ”آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی ایسا غصہ میں آیا نہ اس کے بعد کبھی ایسے غصہ میں آئے گا۔“ (آپ نے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کسی

---

[1] حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تین جھوٹ یہ ہیں ① سرکاری بتکدے میں گھس کر آپ نے بت توڑے، لیکن جب آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ﴿بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا﴾ ”یہ کام تو اس بڑے بت نے کیا ہے۔“ (سورہ انبیاء، آیت 63) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس جھوٹ سے مشرکوں کا شرک باطل ثابت کیا ② جب لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قومی تہوار منانے کی دعوت دی تو فرمایا ﴿اِنِّیْ سَقِيْمٌ﴾ ”میں تو بیمار ہوں۔“ (سورہ صافات، آیت 89) چونکہ بتوں کو توڑنے اور قوم پر شرک کو باطل ثابت کرنے کا منصوبہ آپ کے ذہن میں تھا، لہٰذا پیچھے رہنے کے لئے بیماری کا بہانہ بنایا اور قوم کی عدم موجودگی میں اپنے منصوبہ پر عمل کر ڈالا یہ دونوں جھوٹ شرک کو باطل ثابت کرنے اور توحید کو سچ ثابت کرنے کے لئے تھے ③ تیسرا جھوٹ یہ تھا کہ دورانِ ہجرت مصر سے گزرتے ہوئے جب آپ سے آپ کی بیوی کے بارے میں پوچھا گیا ”یہ کون ہے؟“ تو آپ نے بتایا ”یہ میری بہن ہے۔“ شاہ مصر کا قانون یہ تھا کہ ہر حسین عورت شوہر سے چھین کر اس پر دست درازی کرتا لیکن اگر بھائی یا کوئی دوسرا رشتہ دار ساتھ ہوتا تو چھوڑ دیتا۔ آپ نے اپنی بیوی کو اس کی دسترس سے بچانے کے لئے اسے اپنی بہن کہہ دیا جو کہ شرعاً غلط نہیں تھا (ملاحظہ ہو سورہ نحل، آیت 106)

گناہ کا ذکر نہیں فرمایا۔ جواب میں حضرت عیسیٰ نفسی نفسی کہیں گے اور فرمائیں گے ''میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ، ہاں محمد (ﷺ) کے پاس چلے جاؤ۔'' چنانچہ لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے ''اے محمد ﷺ! آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دیئے ہیں اپنے رب کے حضور ہمارے لئے سفارش فرما دیجئے آپ دیکھ ہی رہے ہیں ہماری کیا حالت ہو رہی ہے؟'' چنانچہ میں (میدان حشر سے) چلوں گا اور اور عرش کے نیچے پہنچ کر اپنے رب عزو جل کے حضور سجدہ میں گر پڑوں گا اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی حمد وثنا کے وہ کلمے میرے دل میں ڈال دیں گے جو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتلائے۔'' پھر ارشاد ہوگا ''اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھائیں اور سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا، سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

ب۔ إِذْنُ اللّٰهِ لِلْمَشْفُوْعِ
شفاعت پانے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی اجازت

مَسئلہ 32 اللہ تعالیٰ کی طرف سے سفارش کی اجازت ملنے کے بعد انبیاء، ملائکہ اور اہل ایمان صرف اسی کے لئے سفارش کریں گے، جن کے لئے اللہ تعالیٰ سفارش پسند فرمائیں گے۔

﴿ وَ لاَ تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ اِلاَّ لِمَنْ اَذِنَ لَهُ ۝﴾ (23:34)

''اللہ کے حضور کوئی شفاعت فائدہ نہیں دے سکتی سوائے اس کے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے شفاعت کی اجازت دی ہو۔'' (سورہ سبا، آیت 23)

﴿ يَوْمَئِذٍ لاَّ تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلاَّ مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِيَ لَهُ قَوْلاً ۝﴾ (109:20)

''قیامت کے روز کوئی سفارش فائدہ نہ دے گی سوائے اس شخص کی سفارش کے جسے رحمٰن نے اجازت دی ہو اور اس سفارشی کی بات اللہ تعالیٰ کو پسند بھی آئے۔'' (سورہ طہٰ، آیت 109)
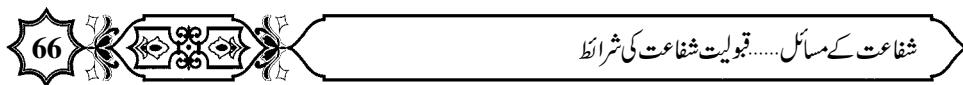
﴿ وَ لاَ یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وَ هُمْ مِّنْ خَشْیَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ○﴾ (28:21)

''اور وہ کسی کی سفارش نہیں کرتے بجز اس کے جس کی سفارش کرنے پر اللہ راضی ہو اور وہ اس کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔'' (سورہ انبیاء، آیت 28)

مَسئلہ 33 رسول اکرم ﷺ کی سفارش کی اجازت دینے کے بعد اللہ تعالیٰ ایک حد مقرر فرما دیں گے اور رسول اکرم ﷺ صرف انہی لوگوں کو جہنم سے نکالیں گے، جن کے لئے اللہ تعالیٰ اجازت عطا فرمائیں گے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 73-74-75 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

ج– أَلْمَشْفُوْعُ یَجِبُ أَنْ یَکُوْنَ مُوَحِّدًا

شفاعت پانے والے کا موحد ہونا

مَسئلہ 34 اللہ تعالیٰ نے نبی اور اہل ایمان کو مشرکین کی سفارش کرنے سے منع فرما دیا ہے۔

﴿ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ یَسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَ لَوْ کَانُوْا اُوْلِیْ قُرْبٰی مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ○﴾ (113:9)

''نبی کو اور جو لوگ ایمان لائے ہیں انہیں اس بات کی اجازت نہیں کہ مشرکوں کے لئے بخشش مانگیں، چاہے وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جب کہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ جہنم والے ہیں۔'' (سورہ توبہ، آیت 113)

مَسئلہ 35 شفاعت کا فائدہ صرف اس شخص کو ہوگا جو مرتے دم تک خالص عقیدۂ توحید پر قائم رہا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ قَالَ

لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَبْلِهٖ أَوْ نَفْسِهٖ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے روز میری شفاعت سے فیض یاب ہونیوالے وہ خوش نصیب لوگ ہیں، جنہوں نے خلوص دل سے (یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جی جان سے لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰهُ کا اقرار کیا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَهٗ وَ اِنِّیْ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَهِیَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لاَ یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر نبی کی ایک دعا ایسی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے ہر نبی نے جلدی کی اور (دنیا میں ہی) وہ مانگ لی جبکہ میں نے اپنی دعا قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ کر رکھی ہے میری یہ سفارش ہر اس آدمی کو پہنچے گی جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 36 مشرک بیٹے کے لئے حضرت نوح علیہ السلام کی سفارش رد کر دی گئی۔

﴿ وَ نَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَ اِنَّ وَعْدَکَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْکَمُ الْحٰکِمِیْنَ ○ قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِکَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلاَ تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّیْ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ○ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَسْئَلُکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ وَ اِلاَّ تَغْفِرْلِیْ وَ تَرْحَمْنِیْ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ○﴾ (11:45-47)

''اور نوح نے اپنے رب سے درخواست کی اے مرے رب! میرا بیٹا میرے گھر والوں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے تو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے جواب میں ارشاد ہوا وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے اس کا عمل اچھا نہیں، پس تو اس بات کی مجھ سے درخواست نہ کر جس کا تجھے علم نہیں، میں نصیحت کرتا ہوں کہ

❶ کتاب العلم ، باب الحرص علی الحدیث

❷ کتاب الایمان ، باب اثبات الشفاعة و اخراج المؤحدین من النار

اپنے آپ کو جاہلوں کی طرح نہ بنالے،نوح نے فوراً عرض کی اے میرے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ ایسی بات کا تجھ سے سوال کروں جس کا مجھے علم نہیں اگر تو نے مجھے معاف نہ فرمایا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں برباد ہو جاؤں گا۔''(سورہ ہود،آیت 45-47)

الشَّافِعُــوْنَ

شفاعت کرنے والے

مَسئلہ 37 سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ شفاعت کریں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اَنَا سَیِّدُوُلْدِ آدَمَ وَ لاَ فَخَرَ وَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ لاَ فَخَرَ وَ اَنَا اَوَّلُ شَافِعٌ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَ لاَ فَخَرَ وَ لِوَاءُ الْحَمْدِ بِیَدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ لاَ فَخَرَ)) رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [1] **(صحیح)**

حضرت ابوسعید ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز میں بنی آدم کا سردار ہوں گا اور اس پر کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا (بلکہ حقیقت بیان کررہا ہوں) نیز سب سے پہلے میں سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی اور اس کا ذکر فخر کے طور پر نہیں کررہا۔ قیامت کے روز حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ہر نبی کو جھنڈا عطا فرمائے گا جس کے نیچے اس کی امت جمع ہوگی سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے جھنڈے کا نام ''حمد کا جھنڈا'' (لواء الحمد) ہوگا جو سب سے اعلیٰ اور اونچا ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 38 رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کے بعد دیگر انبیاء کرام، ملائکہ اور مومن لوگ سفارش کریں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ شَفَعَتِ الْمَلٰئِکَۃُ وَ شَفَعَ النَّبِیُّوْنَ وَ شَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ لَمْ یَبْقَ اِلاَّ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ فَیَقْبِضُ

---

[1] کتاب الزھد، باب ذکر الشفاعة (3477:2)

قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمٌ لَمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ عزوجل فرمائے گا فرشتے بھی سفارش کر چکے، انبیاء سفارش کر چکے، مومن سفارش کر چکے اب ارحم الراحمین کے علاوہ کوئی باقی نہیں رہا، چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر کر جہنم سے ایسے لوگوں کو نکالیں گے جنہوں نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی ہوگی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اللہ تعالیٰ انبیاء، اولیاء، صلحاء شہدء اور ملائکہ کی عزت اور تکریم بڑھانے کے لئے انہیں شفاعت کا موقع عطا فرمائیں گے انبیاء اپنی اپنی امت کے لئے، شہداء اپنے اعزہ کے لئے، صلحاء اور اولیاء اپنی اپنی جان پہچان کے لوگوں کے لئے شفاعت کریں گے لیکن ملائکہ کن لوگوں کے لئے شفاعت کریں گے؟ اغلب گمان یہ ہے کہ چونکہ تمام شفاعت کرنیوالے کسی نہ کسی تعلق اور رشتے کی بنیاد پر شفاعت کریں گے لہٰذا ملائکہ ان لوگوں کی شفاعت کریں گے جن کے ساتھ ان کا دنیا میں کسی طرح تعلق رہا ہو، مثلاً ان کی حفاظت پر مامور رہے ہوں یا فجر اور عصر کی نمازوں میں حاضری لگانے پر مامور رہے ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 39 شہید اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر افراد کی سفارش کرے گا۔

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لِلشَّهِيْدِ عِنْدَاللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يَغْفِرُلَهُ فِيْ أَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ وَ يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ يُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ يَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَ يُحَلّٰى حُلَّةَ الْإِيْمَانِ وَ يُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعَيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهٖ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحيح)

''حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کے نزدیک شہید کو چھ فضیلتیں حاصل ہیں ① اس کا خون گرتے ہی اللہ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے ② جنت میں اسے اس کا گھر دکھا دیا جاتا ہے ③ عذابِ قبر سے بچایا جاتا ہے ④ قیامت کے روز بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا ⑤ ایمان کا لباس پہنایا جائے گا اور موٹی آنکھوں والی حوروں سے اس کا نکاح کیا جائے گا ⑥ (قیامت کے روز) اسے اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر آدمیوں کی سفارش کا حق دیا جائے گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الايمان ، باب اثبات رؤية المؤمنين في الاخرة ربهم سبحانه و تعالى

❷ كتاب الجهاد ، باب فضل الشهادة فى سبيل الله (2257:2)

مَسئلہ 40 نبی اکرم ﷺ کی امت کے بعض اولیاء اور صلحاء کو بھی سفارش کی اجازت دی جائے گی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِيْ أَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ)) قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سِوَاكَ ؟ قَالَ ((سِوَايَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

''حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''میری امت کے ایک آدمی کی سفارش سے (قبیلہ) بنوتمیم کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا وہ سفارشی آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں! وہ میرے علاوہ ہوگا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 41 ایماندارلوگ جنت میں داخل ہونے کے بعد اپنے اپنے اعزہ و اقارب اور جان پہچان والوں کے لئے سفارش کریں گے اور انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں لے جائیں گے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ ﷺ فِيْ حَدِيْثِ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِيْ مَنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ فَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِيْ إِخْوَانِهِمْ ، يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَ يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَ يَعْمَلُوْنَ مَعَنَا ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ ، وَ يُحَرِّمُ اللّٰهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْتُوْنَهُمْ وَ بَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلٰى قَدَمِهِ وَ إِلٰى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ ، فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ ، فَيَقُوْلُ اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ فَأَخْرِجُوْهُ ، فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ ، فَيَقُوْلُ اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهِ

[1] ابواب صفة القيامة ، باب ما جاء في الشفاعة

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے دیدار والی حدیث میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آج تم لوگ اپنے حق کے لئے جتنا تقاضا (یا مطالبہ) مجھ سے کرتے ہو اس سے کہیں زیادہ شدید تقاضا اہل ایمان (قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ سے اس وقت کریں گے جب انہیں اپنے بارے میں اطمیان ہوجائے گا کہ وہ نجات پا گئے ہیں۔ اہل ایمان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے ''اے ہمارے پروردگار! ہمارے بھائی بند ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے، روزے رکھتے تھے اور دوسرے نیک اعمال کرتے تھے (انہیں معاف فرما دیجئے)'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''جاؤ جس کے دل میں دینار برابر ایمان پاؤ اسے نکال لاؤ۔'' اللہ تعالیٰ ان گنہگار لوگوں کے چہرے جہنم پر حرام کردیں گے پس جب اہل ایمان وہاں آئیں گے تو دیکھیں گے کہ بعض لوگ قدموں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہیں بعض لوگ نصف پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ جس جس کو پہچانیں گے، انہیں نکال کر لے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے (اور دوبارہ سفارش کریں گے) اللہ تعالی فرمائے گا ''اچھا جاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان پاؤ اسے نکال لاؤ۔'' (چنانچہ یہ لوگ جائیں گے اور) جسے جسے پہچانیں گے، اسے نکال لائیں گے پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے (اور پھر سفارش کریں گے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''اچھا جاؤ جس شخص کے دل میں رائی برابر ایمان پاؤ اسے بھی نکال لاؤ۔'' (چنانچہ یہ لوگ جائیں گے اور) جسے پہچانیں گے اسے نکال لائیں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 42 **روزہ اور قرآن بھی قیامت کے روز سفارش کریں گے۔**

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ أَىْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ ، قَالَ فَيَشْفَعَانِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِىُّ ❷ (صحيح)

---

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 115

❷ صحيح الترغيب والترهيب ، للالبانى ، رقم الحديث 973

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''روزہ اور قرآن بھی قیامت کے دن بندے کے لئے سفارش کریں گے۔روزہ کہے گا''اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات پوری کرنے سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما'' قرآن کہے گا''اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات (قیام کے لئے) سونے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما'' چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دوسری حدیث مسئلہ نمبر 52 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 43 سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران بھی اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کریں گی۔

عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((يُؤْتِىْ بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَهْلَهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَ آلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

''حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ''قرآن مجید اور اس پر عمل کرنے والے لوگوں کو قیامت کے روز اس طرح لایا جائے گا کہ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران (روشنی کی شکل میں) ان کے آگے آگے ہوں گی گویا کہ وہ دو بادل ہیں یا سیاہ رنگ کے دو سائبان ہیں جن سے روشنی چمکتی ہے یا صف بستہ پرندوں کی دو قطاریں ہیں (سایہ کئے ہوئے) اپنے پڑھنے (یا یاد کرنے) والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔''اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 44 سورہ ملک بھی اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گی۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ سُوْرَةً فِى الْقُرْآنِ ثَلاثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَهٗ وَ هِىَ تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ وَ

[1] كتاب فضائل القرآن ، باب فضل قرأة القرآن و سورة البقرة

اَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحیح)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قرآن مجید میں تیس آیات کی ایک سورت ہے جو (اس کے پڑھنے والے کے لئے) سفارش کرے گی حتی کہ اسے بخش دیا جائے گا اور یہ سورت تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ ہے۔'' اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 45 جہنم سے تین بار پناہ مانگنے والے کے لئے جہنم سفارش کرے گی۔

مسئلہ 46 جنت کا تین بار سوال کرنے والے کے لئے جنت سفارش کرے گی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((مَنْ سَئَلَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ أَللّٰهُمَّ ادْخِلْهُ الْجَنَّةَ ، وَ مَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ أَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❷ (صحیح)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے (اس کے حق میں) جنت کہتی ہے ''یا اللہ! اسے جنت میں داخل فرما۔'' اور جو شخص تین مرتبہ آگ سے پناہ مانگے (اس کے حق میں) آگ کہتی ہے ''یا اللہ! اسے آگ سے بچالے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۞۞۞

---

❶ کتاب الادب ، باب ثواب القرآن (3053/2)

❷ کتاب الزهد ، باب صفة الجنة (3502/2)

اَلْاَعْمَالُ الْمُوْجِبَةُ لِلشَّفَاعَةِ

حصول شفاعت والے اعمال

مَسئلہ 47 اذان سننے کے بعد اللہ تعالیٰ سے رسول اکرم ﷺ کو وسیلہ اور مقام محمود عطا کرنے کی دعا کرنا آپ ﷺ کی شفاعت کا مستحق بنا دیتا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَ نِ الَّذِىْ وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ❶

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص نے اذان سن کر یہ کلمات کہے ''یا اللہ! اس (توحید کی) مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے پروردگار! محمد ﷺ کو وسیلہ، بزرگی اور مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔'' تو قیامت کے دن اس کی سفارش کرنا میرے ذمہ ہوگی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : وسیلہ، جنت میں بلند ترین درجہ کا نام ہے جس پر آپ ﷺ فائز ہوں گے اور مقام محمود، مقام شفاعت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 48 دس مرتبہ صبح ، دس مرتبہ شام رسول اکرم ﷺ پر درود بھیجنا آپ ﷺ کی شفاعت کا مستحق بنا دیتا ہے۔

عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَ حِيْنَ يُمْسِىْ عَشْرًا اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ❷ (حسن)

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے دس مرتبہ صبح، دس مرتبہ شام

❶ كتاب الاذان ، باب الدعاء عند النداء

❷ صحيح الجامع الصغير ، للالبانى ، رقم الحديث 2633

کے وقت مجھ پر درود بھیجا اسے روز قیامت میری سفارش حاصل ہوگی۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 49 رمضان کے روزے رکھنا اور رمضان میں قیام کرنا شفاعت کا باعث بنے گا۔ان شاءاللہ!

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 42 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مَسئلہ 50 کثرت سے نوافل ادا کرنا آپ ﷺ کی سفارش کا باعث بنے گا۔ ان شاءاللہ!

عَنْ رَبِيْعَةِ بْنِ كَعْبِ الْاَسْلَمِيِّ ؓ قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهٖ وَ حَاجَتِهٖ فَقَالَ لِيْ ((سَلْ)) فَقُلْتُ : أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ ، قَالَ ((أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ)) قُلْتُ : هُوَ ذَاكَ ، قَالَ ((فَأَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

''حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رات رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا آپ ﷺ کے لئے وضو کا پانی اور دوسری ضرورت کی چیزیں لاتا (ایک روز) آپ ﷺ نے فرمایا ''سوال کر!'' میں نے عرض کیا ''میں آپ سے جنت میں رفاقت چاہتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے پوچھا ''اس کے علاوہ کچھ اور بھی چاہتے ہو؟'' میں نے عرض کیا ''بس یہی کچھ۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تو پھر کثرتِ سجود سے میری مدد کر۔'' (یعنی کثرت سے نوافل ادا کرتا کہ میرے لئے سفارش کرنا آسان ہوجائے) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 51 مدینہ منورہ میں قیام کرنا اور وہاں آنے والی آزمائشوں پر صبر کرنا نبی اکرم ﷺ کی سفارش کا باعث بنے گا۔ان شاءاللہ!

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ صَبَرَ عَلٰى لَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جس

❶ مشكوة المصابيح ، كتاب الصلاة ، باب السجود و فضله ، الفصل الاول

❷ كتاب الحج ، باب الترغيب و سكنى المدينة

نے (مدینہ میں قیام کے دوران آنے والی) مشکلات و مصائب پر صبر کیا قیامت کے روز میں اس (کے ایمان) کی گواہی دوں گا یا فرمایا اس کی سفارش کروں گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 52 قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والوں کے لئے قرآن مجید سفارش کرے گا۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِقْرَءُ وْا الْقُرْآنَ فَاِنَّهٗ يَأْتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

''حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''قرآن پڑھا کرو وہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 53 سورہ ملک اپنے تلاوت کرنے والے کے لئے سفارش کرے گی۔

وضاحت: مسئلہ حدیث نمبر 44 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئله 54 سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اپنے تلاوت کرنے والوں کے لئے سفارش کریں گی۔

وضاحت: مسئلہ حدیث نمبر 43 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئله 55 جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرے اس کے لئے جنت سفارش کرتی ہے۔

مَسئله 56 جو شخص تین مرتبہ جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اس کے لئے جہنم سفارش کرتی ہے۔

وضاحت: مسئلہ حدیث نمبر 45-46 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۞۞۞

---

❶ کتاب الفضائل القرآن ، باب فضل قرأة القرآن و سورة البقرة

أَلْمَحْرُوْمُوْنَ مِنَ الشَّفَاعَـــةِ

محرومِ شفاعت

مَسئلہ 57 شرکیہ عقیدہ پر مرنے والے آپ ﷺ کی شفاعت سے محروم رہیں گے۔

وضاحت: مسئلہ حدیث نمبر 12 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 58 جو شخص رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کا انکار کرے گا وہ آپ ﷺ کی شفاعت سے محروم رہے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ؓ قَالَ : مَنْ کَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ فَلَيْسَ لَهُ نَصِيْبٌ فِيْهَا. رَوَاهُ سَعِيْدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے شفاعت کا انکار کیا، اس کے لئے شفاعت سے کوئی حصہ نہیں۔ اسے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔

❊❊❊

❶ فتح الباری ، کتاب الرقاق ، باب صفة الجنة والنار

مَنْ هُوَ الْمَاذُوْنُ مِنَ الشَّفَاعَةِ؟

شفاعت کی اجازت کسے ملے گی؟

مَسئلہ 59 انبیاءاور ملائکہ کے علاوہ شفاعت کی اجازت کس کس کو ملے گی اس کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں۔

مَسئلہ 60 کسی شخص کو اپنے طور پر شہید، عالم یا ولی قرار دے کر اسے اللہ کے ہاں اپنا سفارشی سمجھ لینا درست نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيْ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَ لٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنَّ يُقَالَ جَرِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَ رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَ عَلَّمَهُ وَ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ وَ عَلَّمْتُهُ وَ قَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَ لٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالُ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَ رَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ أَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا أَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَ لَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالُ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' قیامت کے دن سب سے پہلے ایک شہید لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور شہید ان نعمتوں کا اقرار کرے گا اللہ تعالیٰ اس

[1] کتاب الامارة ، باب من قاتل للریاء استحق النار

سے پوچھے گا ''تو نے ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کے لئے کیا عمل کیا؟'' وہ کہے گا ''میں نے تیری راہ میں جنگ کی حتی کہ شہید ہو گیا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''تو جھوٹ کہتا ہے تو نے بہادر کہلوانے کے لئے جنگ کی، سو دنیا میں تجھے بہادر کہا گیا۔'' پھر (فرشتوں کو) حکم ہو گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ آدمی لایا جائے گا جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور قرآن پڑھا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ (عالم) ان کا اقرار کرے گا، تب اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا ''ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے تو نے کیا عمل کیا؟'' وہ عرض کرے گا ''یا اللہ! میں نے علم سیکھا، لوگوں کو سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔'' اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا ''تو نے جھوٹ کہا، تو نے علم اس لئے سیکھا تا کہ لوگ تمہیں عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا کہ لوگ تجھے قاری کہیں سو دنیا نے تمہیں عالم اور قاری کہا۔'' پھر (فرشتوں کو) حکم ہو گا اور اسے بھی منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد تیسرا آدمی لایا جائے گا جسے دنیا میں خوشحالی اور ہر طرح کی دولت سے نوازا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں جتلائے گا وہ شخص ان نعمتوں کا اقرار کرے گا پھر اللہ تعالیٰ سوال کرے گا ''میری نعمتوں کو پا کر تو نے کیا کام کئے؟'' وہ کہے گا ''یا اللہ! میں نے تیری راہ میں ان تمام جگہوں پر مال خرچ کیا جہاں تجھے پسند تھا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''تو نے جھوٹ کہا، تو نے صرف اس لئے مال خرچ کیا تا کہ لوگ تجھے سخی کہیں اور دنیا نے تجھے سخی کہا۔'' پھر (فرشتوں کو) حکم ہو گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ : قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ فُلاَنًا قَدِ اسْتُشْهِدَ قَالَ ((كَلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ بِعَبَاءَةٍ قَدْ غَلَّهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحیح)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ''فلاں شخص شہید ہے (اور جنت میں ہے)'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہرگز نہیں، میں نے اسے مال غنیمت کی ایک چادر چوری کرنے کے گناہ میں جہنم میں دیکھا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اولیاء، صلحاء اور شہداء کو اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنا سفارشی اور وسیلہ سمجھ کر ان کے نام کی نذر، نیاز دینا اور منت وغیرہ ماننا شرک اکبر ہے جو سراسر ہلاکت اور بربادی کا موجب ہے، لیکن مذکورہ احادیث کی روشنی میں یہ ایک بے فائدہ اور لا حاصل عمل بھی ہے کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ درحقیقت صالح کون ہے، ولی کون ہے یا شہید کون؟

[1] ابواب السير ، باب الغلول (1279/2)

اِخْتِيَارُ الشَّفَاعَةِ لِأُمَّتِهٖ عَلٰى دُخُوْلِ الْجَنَّةِ

امت کے لئے جنت میں داخلہ کی بجائے شفاعت کا انتخاب

مَسئلہ 61 **اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو آدھی امت حساب کتاب کے بغیر جنت میں لے جانے یا ساری امت کے لئے سفارش کرنے کا اختیار دیا تو آپ ﷺ نے سفارش کا انتخاب فرمایا۔**

عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَتَدْرُوْنَ مَا خَيَّرَنِىْ رَبِّىَ اللَّيْلَةَ ؟)) قُلْنَا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ ((فَإِنَّهُ خَيَّرَنِىْ بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِى الْجَنَّةَ ، وَ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ)) قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِهَا ، قَالَ ((هِىَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحيح)

''حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جانتے ہو آج رات میرے رب نے مجھے کس بات کا اختیار دیا ہے؟'' ہم نے عرض کیا ''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کا اختیار دیا کہ اگر میں چاہوں تو آدھی امت (بلا حساب کتاب) جنت میں داخل کردی جائے اور اگر چاہوں تو شفاعت کروں، میں نے شفاعت کو پسند کیا ہے۔'' ہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! دعا فرمائیں اللہ ہمیں بھی آپ کی شفاعت پانے والوں میں سے کردے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''میری شفاعت (امت کے) ہر مسلمان کے لئے ہوگی۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَتَانِىْ آتٍ مِنْ عِنْدَ رَبِّىْ فَخَيَّرَنِىْ بَيْنَ أَنْ يُدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ

[1] صحيح سنن ابن ماجه ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 3485

وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لاَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (صحیح)

''حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا (یعنی جبرائیل) اور مجھے اختیار دیا کہ چاہوں تو نصف امت جنت میں داخل ہو اور چاہوں تو شفاعت کروں میں نے شفاعت پسند کی ہے اور میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہے جس نے مرتے دم تک کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہرایا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 62 رسول اکرم ﷺ کی سفارش سے امت محمدیہ ﷺ کی اتنی تعداد جنت میں چلی جائے گی کہ جنت کی آدھی آبادی امتِ محمدیہ ﷺ کی ہوگی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) قَالَ : فَكَبَّرَ ثُمَّ قَالَ ((أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) قَالَ : فَكَبَّرْنَا ، ثُمَّ قَالَ ((إِنِّيْ لَأَرْجُوْا أَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ مَالْمُسْلِمُوْنَ فِي الْكُفَّارِ اِلَّا كَشَعْرَةٍ بَيْضَآءَ فِيْ ثَوْرٍ أَسْوَدَ أَوْ كَشَعْرَةٍ سَوْدَآءَ فِيْ ثَوْرٍ أَبْيَضَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا ''کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ اہل جنت میں سے ایک چوتھائی تم میں سے ہوں گے۔'' یہ سن کر ہم نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ اہلِ جنت میں سے تہائی تعداد تمہاری ہو؟'' ہم نے پھر (خوشی سے) اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مجھے امید ہے کہ اہل جنت میں سے آدھے تم ہو گے اور اس کی وجہ یہ ہے جو میں بیان کر رہا ہوں کہ مسلمانوں کی تعداد کافروں کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال یا سفید بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❑❑❑

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1986

❷ کتاب الایمان ، باب بیان کون هذه الامة نصف اهل الجنة

أَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ

مقامِ محمود

مَسئلہ 63 ''مقامِ محمود'' شفاعت کا وہ اعلیٰ ترین مقام ہے جس پر قیامت کے روز رسول اکرم ﷺ فائز ہوں گے۔

﴿ وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○﴾ (79:17)

''اور رات کو تہجد ادا کرو یہ تمہارے لئے زائد عبادت ہے بعید نہیں (اس وجہ سے) تمہارا رب تمہیں مقامِ محمود پر فائز فرمادے۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت 79)

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ أَنَا وَ أُمَّتِيْ عَلٰى تَلٍّ فَيَكْسُوْنِيْ خُلَّةً خَضْرَاءَ ثُمَّ يُأْذَنُ لِيْ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى أَنْ أَقُوْلَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَقُوْلُ وَ ذٰلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ❶ (صحيح)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز میں اور میری امت ایک ٹیلے پر کھڑے ہوں گے اللہ تعالیٰ مجھے سبز رنگ کا حلّہ (یعنی قیمتی لباس) عطا فرمائے گا پھر اللہ تعالیٰ مجھے بات کرنے کی اجازت عطا فرمائے گا اور جو کچھ اللہ چاہے گا میں عرض کروں گا، یہی مقام محمود ہے۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 64 اللہ تعالیٰ کے جلال اور غضب کے ڈر سے جب سارے کبار انبیاء کرام سفارش کرنے سے انکار کردیں گے اس وقت حضرت محمد

❶ کتاب السنة ، للالبانی ، رقم الحدیث 785

ﷺ ''مقامِ محمود'' حاصل ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی پر جلال بارگاہ میں سفارش کرنے کی ہمت کر پائیں گے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 31 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 65 ''مقامِ محمود'' اگلے اور پچھلے سارے لوگوں کے لئے قابل رشک ہوگا۔

قَالَ حُذَيْفَةُ ﷺ فَذٰلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ يَغْبِطُهُ الْأَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ . رَوَاهُ الْبَزَّارُ [1] **(صحيح)**

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مقامِ محمود پر اگلے اور پچھلے (یعنی) سارے لوگ رشک کریں گے۔اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

❖❖❖

[1] كتاب السنة، للالبانى ، رقم الحديث 789

أَنْـــوَاعُ الشَّـــفَاعَـــةِ

شفاعت کی قسمیں

مَسئلہ 66 شفاعت کی درج ذیل چھ قسمیں ہیں

① **اَلشَّفَاعَةُ الْكُبْرٰى**
شفاعت کبریٰ یا شفاعتِ عظمیٰ

② **اَلشَّفَاعَةُ لِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ**
جنت میں داخلہ کی سفارش

③ **اَلشَّفَاعَةُ لِاَصْحَابِ الْأَعْرَافِ**
اصحابِ اعراف کے لئے سفارش

④ **اَلشَّفَاعَةُ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ**
کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کے لئے سفارش۔

⑤ **اَلشَّفَاعَةُ لِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ فِى الْجَنَّةِ**
جنت میں بلندی درجات کے لئے سفارش

⑥ **اَلشَّفَاعَةُ لِتَخْفِيْفِ الْعَذَابِ فِى النَّارِ**
جہنم میں تخفیفِ عذاب کے لئے سفارش

وضاحت : شفاعت کی مذکورہ تمام اقسام کی تفصیل آئندہ ابواب میں ملاحظہ فرمائیں

① اَلشَّفَاعَةُ الْكُبْرٰى
شفاعت کبریٰ یا شفاعتِ عظمیٰ

مَسئلہ 67 شفاعتِ کبریٰ صرف سیدالانبیاء حضرت محمد ﷺ کے لئے مخصوص ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ طَهُوْرًا فَأَيُّمَا رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ فَلْيُصَلِّ وَ اُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمَ وَ لَمْ تُحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَ اُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَ بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی دوسرے (پیغمبر) کو نہیں دی گئیں ① مہینے کی مسافت سے (دشمن پر) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے ② ساری زمین میرے لئے مسجد (یعنی نماز پڑھنے کی جگہ) بنا دی گئی ہے اور پاک کرنے والی بنائی گئی ہے، لہٰذا میری امت کے کسی بھی آدمی کو جہاں کہیں نماز کا وقت آ جائے وہیں پڑھ لے ③ مال غنیمت میرے لئے حلال قرار دیا گیا ہے جبکہ مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کے لئے حلال قرار نہیں دیا گیا ④ مجھے شفاعت (کی اجازت) دی جائے گی ⑤ (مجھ سے پہلے) ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا جبکہ میں ساری دنیا کے لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 68 میدانِ حشر میں بھوکے، پیاسے اور پسینہ میں شرابور لوگ طویل مدت تک کھڑے کھڑے جب تنگ آ جائیں گے تو سب سے پہلے حضرت آدم پھر حضرت نوح پھر حضرت ابراہیم پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے تا کہ وہ اللہ کے حضور لوگوں کا حساب کتاب شروع کرنے کی سفارش کریں لیکن تمام انبیاء باری باری

[1] کتاب التیمم، باب 1

معذرت کردیں گے آخر میں لوگ سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور آپ ﷺ سفارش کریں گے، اسے شفاعت کبریٰ یا شفاعتِ عظمیٰ کہا جاتا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَجْمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا عَلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُوْنَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمَ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ الَّذِىْ خَلَقَکَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَ نَفَخَ فِيْکَ مِنْ رُوْحِهٖ وَ اَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَکَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدُ رَبِّنَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ يَذْكُرُ خَطِيْئَتَهٗ وَ يَقُوْلُ ائْتُوْا نُوْحًا عَلَيْهِ السَّلاَمَ أَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ يَذْكُرُ خَطِيْئَتَهٗ إِئْتُوْا إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلاَمَ الَّذِىْ اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيْلاً فَيَأْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ يَذْكُرُ خَطِيْئَتَهٗ إِئْتُوْا مُوْسٰى الَّذِىْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ خَطِيْئَتَهٗ إِئْتُوْا عِيْسٰى فَيَأْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ إِئْتُوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ مَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُوْنِىْ فَاسْتَأْذِنْ عَلٰى رَبِّىْ فَإِذَا رَأَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِىْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ لِىْ إِرْفَعْ رَأْسَکَ سَلْ تُعْطَهْ وَ قُلْ يُسْمَعْ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعَ فَأَرْفَعْ رَأْسِىْ فَأَحْمَدُ رَبِّىْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِىْ ثُمَّ اشْفَعْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز لوگ اکٹھے ہوں گے اور کہیں گے ہمیں اپنے رب کے حضور (کسی سے) سفارش کروانی چاہئے تاکہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ہمیں اس جگہ (یعنی حشر) کی تکلیف سے نجات دے۔ چنانچہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں آج ہمارے رب کے حضور ہمارے لئے سفارش کردیں (کہ وہ حساب کتاب شروع کرے اور حشر کی اس تکلیف سے ہمیں نجات دے) آدم علیہ السلام کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی غلطی یاد کر کے نادم ہوں گے۔ آدم علیہ السلام کہیں گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے

[1] اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 118

سب سے پہلے رسول ہیں ۔لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو وہ کہیں گے آج میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا اور اپنی غلطی یاد کر کے نادم ہوں گے۔حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ انہیں اللہ نے اپنا دوست بنایا ہے لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے آج میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا وہ بھی اپنی غلطی پر نادم ہوں گے اور کہیں گے موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں (دنیا میں) براہ راست کلام سے نوازا ،لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو وہ کہیں گے آج میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا، لہٰذا عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ،لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے آج میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ،ان کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کئے جا چکے ہیں پھر لوگ میرے پاس آئیں گے میں اللہ تعالیٰ سے باریابی کی اجازت طلب کروں گا اور جیسے ہی اپنے رب کو دیکھوں گا سجدے میں گر پڑوں گا اللہ تعالیٰ جتنی مدت تک چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا پھر کہا جائے گا سر اٹھاؤ،سوال کرو دیئے جاؤ گے، بات کرو سنی جائے گی،سفارش کرو،قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور پھر (اس اجازت ملنے پر) اپنے رب کی وہ حمد وثناء کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے (اس وقت) سکھائے گا (حمد وثناء کے بعد) میں اللہ تعالیٰ کے حضور لوگوں کے لئے سفارش کروں گا۔(جو مان لی جائے گی)'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اُبَیَّ ابْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((إِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَ خَطِیْبَهُمْ وَ صَاحِبِ شَفَاعَتَهُمْ غَیْرَ فَخْرٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (حسن)

''حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب قیامت کا دن ہوگا تو میں سارے انبیاء کا امام،نمائندہ اور ان کے لئے سفارش کرنے والا ہوں گا میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت عظمیٰ سے چونکہ انبیاء سمیت ساری مخلوق مستفید ہوگی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میں انبیاء کا بھی سفارشی ہوں۔'' واللہ اعلم بالصواب!

[1] ابواب المناقب ، باب ما جاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم (2859/3)

② اَلشَّفَاعَةُ لِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ

جنت میں داخلہ کی سفارش

مَسْئلہ 69 سب سے پہلے آپ ﷺ اپنی امت کے لئے سفارش کریں گے جس کے نتیجے میں آپ ﷺ کو امت کے پہلے خوش نصیب گروہ کو بلا حساب کتاب ''باب ایمن'' سے جنت میں لے جانے کی اجازت دی جائے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ فِیْ حَدِیْثِ الشَّفَاعَةِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ...... ((فَانْطَلَقَ فَأٰتِیَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ وَ یُلْهِمُنِیْ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَ حُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَیْهِ شَیْئًا لَمْ یَفْتَحْهُ لِأَحَدٍ قَبْلِیْ ثُمَّ یُقَالُ یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَکَ سَلْ تُعْطَهْ اَشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِیْ فَأَقُوْلُ یَا رَبِّ أُمَّتِیْ أُمَّتِیْ فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِکَ مَنْ لاَ حِسَابَ عَلَیْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَیْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَ هُمْ شُرَکَاءُ النَّاسِ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِکَ مِنَ الْاَبْوَابِ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث شفاعت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(لوگوں کی درخواست کے بعد) میں چلوں گا اور اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب عزوجل کے حضور سجدے میں گر پڑوں گا اس وقت اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حمد وثناء کے وہ کلمے سکھائے گا جو اس سے پہلے کسی کو نہیں سکھائے۔ پھر کہا جائے گا اے محمد (ﷺ) اپنا سر اٹھاؤ، سوال کرو، دیئے جاؤ گے۔ سفارش کرو، قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا ''اے میرے رب! میری امت! میری امت!'' کہا جائے گا ''اے محمد (ﷺ)! اپنی امت میں سے ان لوگوں کو باب ایمن سے جنت میں داخل کرو جن پر کوئی حساب کتاب نہیں اور وہ لوگ باقی دروزاوں سے جنت میں داخل ہونے والوں کے ساتھ بھی شریک ہیں۔ (یعنی اگر چاہیں تو دوسرے دروازوں سے بھی داخل ہو سکتے ہیں)'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے کہ سب سے پہلے آپ ﷺ اپنی امت کے لئے سفارش کریں گے لہٰذا حساب کتاب کا آغاز امت محمدیہ ﷺ سے

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 120

ہی ہوگا۔ دوسری امتوں کا حساب بعد میں ہوگا پل صراط سے بھی آپ ﷺ کی امت سب سے پہلے گزرے گی اور جنت میں بھی آپ ﷺ کی امت دوسری تمام امتوں سے پہلے داخل ہوگی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَ يَرْضٰى

مسئلہ 70 جنت میں داخلہ کے لئے جنت کا دروازہ آپ ﷺ کی سفارش پر ہی کھولا جائے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ وَ أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت انس بن مالک ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنت (کھلوانے کے لئے) سب سے پہلے میں سفارش کروں گا (قیامت کے روز) میرے پیروکار دوسرے تمام انبیاء کے مقابلے میں زیادہ ہوں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((آتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاسْتَفْتَحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ أُمِرْتُ لاَ أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت انس بن مالک ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے روز میں (سب سے پہلے) جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا جنت کا خازن (دروازہ کھٹکھٹانے پر) پوچھے گا ”کون ہے؟“ میں جواب دوں گا ”محمد (ﷺ)!“ خازن کہے گا ”مجھے اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ ﷺ سے پہلے کسی کے لئے دروازہ نہ کھولوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت انس بن مالک ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز سب سے زیادہ

❶ كتاب الايمان ، باب اثبات الشفاعة
❷ كتاب الايمان ، باب اثبات الشفاعة
❸ كتاب الايمان ، باب اثبات الشفاعة

میرے امتی ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

③ اَلشَّفَاعَةُ لِاَصْحَابِ الْـأَعْرَافِ

اصحابِ اعراف کے لئے سفارش

مَسئله 71 جن لوگوں کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی وہ بھی نبی اکرم ﷺ کی سفارش سے جنت میں داخل ہوں گے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ السَّابِقُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَالْمُقْتَصِدُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهٖ وَأَصْحَابُ الْاَعْرَافِ يَدْخُلُوْنَهَا بِشَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الطَّبَرَانِي[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نیکی میں سبقت کرنے والے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ ملے جلے (یعنی اچھے اور برے) اعمال والے اور گنہگار لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوں گے جبکہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے اصحابِ اعراف بھی نبی اکرم ﷺ کی سفارش سے جنت میں داخل ہوں گے۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

④ اَلشَّفَاعَةُ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ

کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کے لئے سفارش

مَسئله 72 کبیرہ گناہوں کے مرتکب مسلمانوں کے جہنم میں چلے جانے کے بعد رسول اکرم ﷺ ان کے لئے سفارش کریں گے اور وہ جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کئے جائیں گے۔

---

[1] کتاب الرقاق ، باب صفة الجنة والنار (425/11)

عَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((إِنَّ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِيْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (صحيح)

حضرت جابر ﷛ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''قیامت کے روز میں اپنی امت کے ان لوگوں کی سفارش کروں گا جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے ہوں گے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عِمْرَانِ بْنِ حُصَيْنٍ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت عمران بن حصین ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''کچھ لوگ محمد ﷺ کی سفارش سے آگ سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل کئے جائیں گے لوگ انہیں جہنمی کے نام سے پکاریں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جہنمی طعنہ کے طور پر نہیں کہا جائے گا بلکہ اللہ تعالیٰ کا احسان یاد دلانے کے لئے کہا جائے گا تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ شکر گزار رہوں۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 73 آپ ﷺ کی شفاعت کے نتیجے میں پہلے وہ اہل کبائر جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کئے جائیں گے جن کے دل میں جو کے برابر ایمان ہوگا۔

مَسئلہ 74 شفاعت کے اگلے مرحلے میں امت محمدیہ ﷺ کے وہ اہل کبائر جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کئے جائیں گے جن کے دل میں چیونٹی یا رائی برابر ایمان ہوگا۔

مَسئلہ 75 اس کے بعد آپ ﷺ کی شفاعت سے امت محمدیہ ﷺ کے وہ اہل کبائر جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کئے جائیں گے، جن کے دل میں چیونٹی یا رائی سے بھی کم ایمان ہوگا۔

---

❶ كتاب الزهد ، باب ذكر الشفاعة (3479/2)

❷ كتاب الذكر والدعاء ، باب اكثر اهل الجنة والنار

مَسئلہ 76 جہنم سے خروج کا تمام تر دارومدار عقیدہ اور ایمان پر ہوگا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ فِیْ حَدِیْثِ الشَّفَاعَةِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ لِیْ وَ یُلْهِمُنِیْ مُحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِیْ اَلْآنَ ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْکَ الْمُحَامِدِ وَ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَیُقَالُ : یَا مُحَمَّدُ ! إِرْفَعْ رَأْسَکَ وَ قُلْ یُسْمَعُ لَکَ وَ سَلْ تُعْطَهْ ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَأَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ ! فَیُقَالُ : انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِیْرَةٍ مِنْ اِیْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْکَ الْمُحَامِدِ ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا ، فَیُقَالُ : یَا مُحَمَّدُ ! إِرْفَعْ رَاْسَکَ ، وَ قُلْ یُسْمَعُ لَکَ وَ سَلْ تُعْطَهْ ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَأَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِیْمَانٍ ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ، ثُمَّ اَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْکَ الْمُحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَیُقَالُ لِیْ یَا مُحَمَّدُ إِرْفَعْ رَأْسَکَ وَ قُلْ یُسْمَعُ لَکَ وَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ أَنْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ اَدْنٰی اَدْنٰی اَدْنٰی مِثْقَالَ حَبَّةٍ خَرْدَلٍ مِنْ إِیْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ[1]

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حدیث شفاعت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' پھر میں اپنے رب سے حاضری کی اجازت مانگوں گا ، مجھے اجازت دی جائے گی اس وقت اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حمد وثناء کے وہ کلمے سکھائے گا جو اس وقت میں نہیں جانتا میں ان کلموں سے اس کی حمد وثناء بیان کروں گا اور سجدے میں گر پڑوں گا ۔ ارشاد ہوگا اے محمد (ﷺ) اپنا سر اٹھاؤ ، بات کہو سنی جائے گی ، سوال کرو دیئے جاؤ گے ، سفارش کرو مانی جائے گی میں عرض کروں گا'' اے میرے رب ! میری امت ، میری امت !'' ارشاد ہوگا'' جاؤ اور جہنم سے ان لوگوں کو نکال لاؤ جن کے دل میں جو کے برابر ایمان ہے ۔'' میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا ۔ پھر دوبارہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا اور انہی کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کروں گا اور سجدے میں گر پڑوں گا ۔ ارشاد ہوگا'' اے محمد (ﷺ) ! سر اٹھاؤ بات کہو سنی جائے گی ،

[1] اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم 119

سوال کرو دیئے جاؤ گے، سفارش کرو قبول کی جائے گی میں کہوں گا اے میرے رب! میری امت میری امت ، ارشاد ہوگا جاؤ ان لوگوں کو جہنم سے نکال لاؤ جن کے دل میں چیونٹی یا رائی برابر ایمان ہے۔ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا پھر (تیسری مرتبہ) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا اور انہی کلمات حمد سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کروں گا اور سجدے میں گر پڑوں گا۔ ارشاد ہوگا ''اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھاؤ، بات کہو سنی جائے گی ،سوال کرو دیئے جاؤ گے، سفارش کرو قبول کی جائے گی۔'' میں عرض کروں گا ''اے میرے رب! میری امت، میری امت!'' ارشاد ہوگا ''جاؤ جہنم سے ان لوگوں کو نکال لاؤ جن کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم، بہت کم اس سے بھی کم ایمان ہے۔'' پھر میں ایسے لوگوں کو جہنم سے نکال لاؤں گا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 77 ملائکہ بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اہل کبائر کے لئے سفارش کریں گے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 82 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 78 شہداء بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اہل کبائر کے لئے سفارش کریں گے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 39 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 79 اولیاء، صلحا اور دیگر اہل ایمان بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اپنی اپنی جان پہچان کے اہل کبائر کے لئے سفارش کریں گے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 82 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

⑤ اَلشَّفَاعَةُ لِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ فِي الْجَنَّةِ

جنت میں بلندی درجات کے لئے سفاعت

مسئلہ 80 جنت میں بڑے درجہ والوں کی سفارش سے کم درجہ والوں کو بڑے درجہ والوں کے برابر درجہ عطا فرما دیا جائے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْفَعُ ذُرِّيَّةَ الْمُؤْمِنِ إِلَيْهِ مِنْ دَرَجَتِهٖ وَ إِنْ كَانُوْا دُوْنَهٗ فِی الْعَمَلِ لِتَقَرَّبَهُمْ عَيْنُهٗ ثُمَّ قَرَأَ﴿ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيْمَانٍ﴾ اَلْاٰيَةَ (21:52)ثُمَّ قَالَ وَ مَا نَقَصْنَا لِآبَائِهِمْ لِمَا اَعْطَيْنَا الْبَنِيْنَ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی اولادوں کے درجات بلند فرمادیں گے خواہ ان کے اعمال ان درجات والے نہ ہی ہوں تا کہ اس سے اہلِ ایمان کی آنکھوں کو قرار حاصل ہو پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ’’وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی کسی درجہ ایمان میں ان کی پیروی کی ان کی اولاد کو بھی ہم ان (والدین) کے ساتھ ملا دیں گے اور والدین کے عمل سے کوئی چیز کم نہ کریں گے۔‘‘ (سورہ طور، آیت نمبر 21) پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ’’والدین کے ساتھ ان کی اولادوں کو ملانے کے عوض میں ہم ان کے والدین کی نعمتوں سے کوئی چیز کم نہ کریں گے۔‘‘ اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 81 نیک اولاد کی سفارش سے اللہ تعالیٰ جنت میں والدین کے درجات میں اضافہ فرمادیتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ أَنّٰى لِیْ هٰذِهٖ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِکَ لَکَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❷ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’اللہ عزوجل جنت میں نیک آدمی کا درجہ بلند فرماتا ہے تو آدمی عرض کرتا ہے ’’یا اللہ! یہ درجہ مجھے کیسے حاصل ہوا؟‘‘ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ’’تیرے بیٹے نے تیرے لئے استغفار کیا ہے۔‘‘ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

❶ سلسله احادیث الصحیحة ، للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحدیث 2420

❷ مشکوة المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی، رقم الحدیث 2354

⑥ اَلشَّفَاعَةُ لِتَخْفِيْفِ الْعَذَابِ فِي النَّارِ

جہنم میں تخفیفِ عذاب کے لئے سفارش

مَسئلہ 82 جن کافروں نے رسول اکرم ﷺ پر دنیا میں کوئی احسان کیا تھا ان کے لئے رسول اکرم ﷺ سفارش کریں گے جس سے ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی، واللہ اعلم بالصواب!

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذُكِرَ عِنْدَهٗ عَمُّهٗ أَبُوْ طَالِبٍ فَقَالَ ((لَعَلَّهٗ تَنْفَعُهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُجْعَلُ فِیْ ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ یَبْلُغُ كَعْبَیْهِ یَغْلِیْ مِنْهُ دِمَاغُهٗ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس آپ ﷺ کے چچا ابوطالب کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''امید ہے میری سفارش سے قیامت کے روز اسے فائدہ ہوگا اور وہ ہلکی آگ میں رکھا جائے گا جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی اور اس سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

⌘⌘⌘

❶ کتاب الایمان ، باب شفاعة النبی ﷺ لابی طالب

شَفَاعَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ عزوجل کی (اپنی ذات سے) شفاعت

(یعنی اللہ کا فضل)

مَسئلہ 83 انبیاء، ملائکہ اور اہل ایمان کی سفارش کے بعد آخر میں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے ان موحدین کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمائیں گے جنہوں نے ساری زندگی کوئی نیک عمل نہیں کیا ہوگا۔

مَسئلہ 84 اہل جنت انہیں عتقاء الرحمٰن (رحمٰن کے آزاد کردہ) کہہ کر پکاریں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَیَشْفَعَ النَّبِیُّوْنَ وَ الْمَلٰئِكَةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ، فَیَقُوْلُ الْجَبَّارُ بَقِیَتْ شَفَاعَتِیْ فَیَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَیُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوْا ، فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَهْرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ یَقُوْلُ لَهٗ مَآءُ الْحَیَاةِ ، فَیَنْبُتُوْنَ فِیْ حَافَتَیْهِ كَمَا تُنْبَتُ الْحَبَّةُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ قَدْ رَأَیْتُمُوْهَا إِلٰی جَانِبِ الصَّخْرَةِ إِلٰی جَانِبِ الشَّجَرَةِ ، فَمَا كَانَ إِلَی الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ ، وَ مَا كَانَ مِنْهَا إِلَی الظِّلِّ كَانَ أَبْیَضَ ، فَیَخْرُجُوْنَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ ، فَیُجْعَلُ فِیْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِیْمُ فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ، فَیَقُوْلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَ لَا خَیْرٍ قَدَّمُوْهُ فَیُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَیْتُمْ وَ مِثْلُهٗ مَعَهٗ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب انبیاء اور اہل ایمان

---

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 115

سفارش کر چکیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری شفاعت ابھی باقی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ جہنم سے مٹھی بھر کر لوگوں کو نکالیں گے جو جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے انہیں جنت کے کنارے بہنے والی نہر جسے ''نہر حیات'' کہا جاتا ہے، میں ڈال دیا جائے گا یہ لوگ اس نہر کے کناروں پر یوں اچانک تروتازہ ہو جائیں گے جیسے گھاس کا بیج کوڑے کرکٹ میں فوراً اُگ آتا ہے تم نے دیکھا ہو گا کبھی یہ دانہ پتھر کے قریب اُگتا ہے اور کبھی درخت کے قریب اگتا ہے جس پر دھوپ پڑتی ہے وہ سبز ہو جاتا ہے پس جب یہ لوگ اس نہر حیات سے نکلیں گے تو موتیوں کی طرح چمکتے دمکتے نکلیں گے ان کی گردنوں پر مہریں (نشان) لگا دی جائیں گی اور وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے جنتی لوگ انہیں ''عتقاء الرحمٰن'' (یعنی رحمٰن کے آزاد کردہ) کے نام سے پکاریں گے اللہ تعالیٰ انہیں بغیر کسی نیک عمل کے جنت میں داخل فرما دیں گے نہ ہی ان کے نامہ اعمال میں کوئی بھلائی ہو گی جو انہوں نے آگے بھیجی ہو گی پھر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں کہا جائے گا جو کچھ (جنت میں) تم نے دیکھا ہے وہ ساری نعمتیں اور اتنی ہی تمہارے لئے اور بھی ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ فِیْ حَدِیْثِ الشَّفَاعَةِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْکَ الْمُحَامِدِ ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا ، فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ إِرْفَعْ رَأْسَکَ ، وَ قُلْ یُسْمَعْ ، وَ سَلْ تُعْطَهْ ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَأَقُوْلُ یَا رَبِّ ! ائْذَنْ لِیْ فِیْمَنْ قَالَ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ ، فَیَقُوْلُ وَ عِزَّتِیْ وَ جَلاَلِیْ وَ کِبْرِیَائِیْ وَ عَظْمَتِیْ لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حدیث شفاعت میں فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پھر میں چوتھی مرتبہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گا اور پہلے جیسی حمد وثناء کروں گا، سجدے میں گر پڑوں گا پھر کہا جائے گا ''اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھاؤ، بات کہو سنی جائے گی، سوال کرو دیئے جاؤ گے، سفارش کرو مانی جائے گی۔'' میں عرض کروں گا ''اے میرے رب! مجھے ان لوگوں کو جہنم سے نکالنے کی اجازت دے جس نے دنیا میں (صرف) لاَ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰـہ کہا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''میری عزت، میرے

[1] اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 119

جلال، میری کبریائی اور میری عظمت کی قسم! جس نے لاَ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰـہ کہا ہے اسے میں خود جہنم سے نکالوں گا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 85 جہنم سے نکلنے والے چار آدمیوں میں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ایک امیدوار جہنم سے نجات پا کر جنت میں داخل ہو جائے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَـلَـى الـلّٰـهِ فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ أَىْ رَبِّ إِذَا اَخْرَجْتَنِىْ مِنْهَا فَلاَ تُعِدْنِىْ فِيْهَا فَيُنْجِيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''چار آدمی جہنم سے نکالے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے جائیں گے۔ (جب انہیں دوبارہ جہنم میں جانے کا حکم ملے گا) تو ان میں سے ایک پلٹ کر عرض کرے گا۔ ''اے میرے رب! جب ایک دفعہ تو نے مجھے جہنم سے نکال ہی دیا ہے تو پھر دوبارہ اس میں مت لے جا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے نجات دے دیں گے۔ (اور جنت میں داخل فرما دیں گے)'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

✪✪✪

❶ کتاب الایمان ، باب اثبات الشفاعة واخراج الموحدین من النار

شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ لِأُمَّتِهِ فِي الدُّنْيَا

حضرت محمد ﷺ کی دنیا میں اپنی امت کے لئے سفارش

مسئلہ 86 رسول اکرم ﷺ نے دنیا میں اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لئے سفارش کی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلاَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ إِبْرَاهِيْمَ ﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَإِنَّهٗ مِنِّيْ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَإِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ اَلْاٰيَةَ (36:14) وَ قَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلاَمَ ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ اِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَإِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (118:5) فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ)) وَ بَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ وَ رَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْكَ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلاَمَ فَسَأَلَهٗ فَأَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِمَا قَالَ وَ هُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰهُ يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ أُمَّتِكَ وَ لاَ نَسُوْءُكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے وہ آیت پڑھی، جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ قول ہے ”اے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا پس جو میری پیروی کرے وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی سو تو بخشنے والا مہربان ہے۔“ (سورہ ابراہیم، آیت 36) اور پھر یہ آیت پڑھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے ”اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر معاف فرمادے تو بے شک تو غالب حکمت والا ہے۔“ (سورہ مائدہ، آیت 118) پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا ”یا اللہ! میری امت، یا اللہ! میری امت۔“ اور رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا ”اے جبرائیل! محمدؐ کے پاس جا اور پوچھ آپ کیوں

❶ کتاب الایمان ، باب دعا النبی ﷺ لامته و بکائه سفقة علیهم
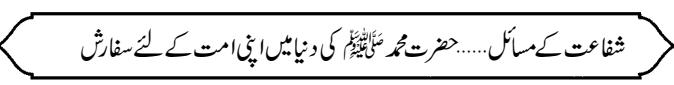
رو رہے ہیں؟ اور تیرا رب تو جانتا ہی ہے وہ کیوں رو رہے ہیں۔'' چنانچہ جبرائیل علیہ السلام آئے اور پوچھا ''آپ کیوں رو رہے ہیں؟'' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے (واپس جا کر) اللہ تعالیٰ کو بتایا حالانکہ اللہ تعالیٰ (پہلے ہی خوب جانتا ہے) تب اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ''اے جبرائیل! محمد ﷺ کے پاس جا اور کہہ ''ہم تمہیں تمہاری امت کے بارے میں خوش کر دیں گے اور ناراض نہیں کریں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❋ ❋ ❋

اَلشَّفَاعَةُ ، وَحَسْرَةُ الْكَافِرِيْنَ

شفاعت،اور کافروں کے لئے حسرت

مَسئلہ 87 گنہگار مسلمانوں کو جہنم سے نکلتے دیکھ کر کافر حسرت سے کہیں گے ”کاش! ہم بھی مسلمان ہوتے۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا يَزَالُ اللّٰهُ يَشْفَعُ وَ يُدْخِلُ الْجَنَّةَ وَ يَرْحَمُ وَ يَشْفَعُ حَتّٰى يَقُوْلُ مَنْ كَانَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَذَاكَ حِيْنَ يَقُوْلُ ﴿ رُبَمَا يُوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴾ (2:15) رَوَاهُ الْحَاكِمُ[1] **(صحیح)**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ برابر شفاعت کے ذریعے مسلمانوں کو (جہنم سے نکال کر) جنت میں داخل فرماتے رہیں گے اللہ تعالیٰ مسلسل (مسلمانوں پر) اپنا فضل وکرم فرماتے رہیں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جو کوئی مسلمان ہے اسے جنت میں داخل کردو یہ ہوگا وہ وقت جس کے بارے میں ارشاد مبارک ہے ”ایک وقت آئے گا جب کافر پچھتا پچھتا کر کہیں گے کاش! وہ مسلمان ہوتے۔“ (سورہ حجر، آیت 2) اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 88 جہنم میں مشرک، مسلمانوں کو طعنہ دیں گے کہ تمہارا عقیدہ توحید کسی کام نہیں آیا، اس وقت اللہ تعالیٰ موحدین کو جہنم سے آزاد فرما دیں گے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه فِيْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَ فَرَغَ اللّٰهُ مِنْ حِسَابِ النَّاسِ وَ أَدْخَلَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أُمَّتِي النَّارِ مَعَ اَهْلِ النَّارِ ، فَيَقُوْلُ اَهْلُ النَّارِ : مَا أَغْنٰى عَنْكُمْ أَنَّكُمْ تَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لاَ تُشْرِكُوْنَ بِهِ شَيْئًا؟ فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ عَزَّوَجَلَّ فَبِعِزَّتِي

[1] كتاب السنة ، للالبانی ، رقم الصفحه 392

لَاَعْتَقَنَّهُمْ مِنَ النَّارِ ، فَيُرْسِلُ إِلَيْهِمْ فَيُخْرَجُوْنَ وَ قَدِ امْتُحِشُوْا فَيَدْخُلُوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيَاةِ ، فَيَنْبُتُوْنَ فِيْهِ كَمَا تُنْبِتُ الْحَبَّةُ فِيْ غُثَاءِ السَّيْلِ ، وَ يَكْتَبُ بَيْنَ اَعْيُنِهِمْ : هٰؤُلاءِ عُتَقَاءُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، فَيَذْهَبُ بِهِمْ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ، فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ : هٰؤُلاءِ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ ، فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ : بَلْ هٰؤُلاءِ عُتَقَاءُ الْجَبَّارِ عَزَّوَجَلَّ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶ (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ حدیث شفاعت میں رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ’’جب اللہ تعالیٰ لوگوں کے حساب سے فارغ ہوجائیں گے اور میری امت کے باقی لوگ (جن پر جہنم واجب ہوچکی ہوگی) اہل جہنم (کافر اور مشرکوں) کے ساتھ جہنم میں داخل کئے جائیں گے تو اہل جہنم (یعنی کافر اور مشرک مسلمانوں سے) کہیں گے ’’تم لوگ اللہ کی عبادت کرتے تھے لیکن تمہاری وہ (خالص) عبادت تمہارے کسی کام نہ آئی۔‘‘ اللہ عزوجل ارشاد فرمائیں گے ’’میری عزت کی قسم! میں انہیں آگ سے ضرور آزاد کروں گا۔‘‘ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف فرشتے بھیجے گا وہ انہیں جہنم سے نکال لائیں گے وہ لوگ جل کر کوئلہ ہوچکے ہوں گے چنانچہ انہیں (جنت کے دروازے پر) نہر حیات میں داخل کیا جائے گا اور وہ اسی طرح تروتازہ ہوجائیں گے جس طرح بیج سیلاب کی مٹی میں اگتا ہے ان کی آنکھوں کے درمیان یہ الفاظ لکھ دیئے جائیں گے ’’یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں‘‘، انہیں لے جایا جائے گا اور جنت میں داخل کردیا جائے گا۔ اہل جنت انہیں ’’جہنمی‘‘ کہہ کر پکاریں گے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل فرمائیں گے ’’نہیں! بلکہ یہ تو عتقاء الجبار عزوجل (جبار عزوجل کے آزاد کردہ) ہیں۔‘‘ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَ اَلْفُ اَلْفِ صَلَاةٍ وَ سَلَامٍ عَلٰى اَفْضَلِ الْبَرِيَّاتِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ﴾

❶ كتاب السنة ، للالبانى ، رقم الصفحه 393

تفہیم السنّۃ

کے مطبوعہ حصے